فروری ۱۹۷۲ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھ

ربوہ میں کامیاب پریس کانفرنس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
لائل پور کے صحافیوں کے سوالات کے جوابات
دے رہے ہیں

اس پریس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ اسی اشاعت میں
صفحہ ۳۲ پر مطالعہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۴
شمارہ ۲

مجلہ **الفرقان** ربوہ

فروری ۱۹۷۴ء

محرم الحرام ۱۳۹۴ ہجری قمری
تبلیغ ۱۳۵۳ ہجری شمسی

الفہرست

• حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا اسلامی عقیدہ (مدیر الاعتصام کی ایک غلط فہمی کا ازالہ)	ایڈیٹر	ص ۱
• آزاد کشمیر کے "صدر" کا دلآزار معاندانہ اعلان	"	۴
• شذرات	"	۵
• فتنہ جو (نظم)	جناب محترم نسیم سیفی صاحب	۱۳
• مسیح الدجال سے کون مراد ہے؟	جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل لاہور	۱۴
• قطعاتِ شبیری	جناب چودھری شبیر احمد صاحب بی اے	۱۶
• البیان ــــ (سورۃ الانعام ع ۱۱ کا سلیس ترجمہ اور تفسیری نوٹ)	ابوالعطاء	۱۷
• نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے اوّلین درخشندہ صحابہؓ	حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ	۲۱
• حاصلِ مطالعہ	جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد	۲۵
• اظہارِ حق (نظم)	جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد	۳۱
• سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہایت کامیاب پریس کانفرنس	جناب مولانا دین محمد صاحب ایم اے	۳۲
• ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم (نظم)	جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے سرگودہا	۴۲
• مسئلہ قتلِ مرتد کے متعلق مولانا غلام رسول صاحب مہر کے عقیدہ میں تبدیلی ــــ	ایک مکتوب	۳۵

شہد خالص کی ضرورت

ذیابیطس کی وجہ سے طبی مشورہ کے مطابق خالص شہد کا استعمال ضروری ہے جس قیمت پر ملے بشکریہ سے قبول ہوگا۔ جزاکم اللہ۔ (ابوالعطاء جالندھری)

دینی و تبلیغی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان

ربوہ

ایڈیٹر۔ ابوالعطاء جالندھری

ادارۂ تحریر

بشیر احمد خان رفیق بی اے لندن

عطاء المجیب راشد ایم اے۔ ربوہ

دوست محمد شاہد۔ مولوی فاضل۔ ربوہ

سالانہ اشتراک

پاکستان .. .. .. آٹھ روپے

بیرونی ممالک بحری ڈاک .. ایک پونڈ (پچیس روپے)

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک .. دو پونڈ (پچاس روپے)

قیمت فی پرچہ:۔ اسّی پیسے

ادارﯾﮧ

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا اسلامی عقیدہ

مدیر الاعتصام کی ایک غلط فہمی کا ازالہ

یہود، نصاریٰ اور مسلمانوں میں حضرت مسیح کی شخصیت کئی پہلوؤں سے باعث نزاع ہے۔ عیسائی بالعموم انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور ان کی الوہیت کے قائل ہیں۔ مسلمان انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے صرف ایک نبی اور رسول یقین کرتے ہیں۔ یہودی حضرت مسیح کو محض انسان سمجھتے ہیں۔ وہ نہ انہیں خدا قرار دیتے ہیں اور نہ نبی مانتے ہیں بلکہ انہیں جھوٹا مدعی نبوت ٹھہراتے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف ہوئی تھی وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ (آل عمران ع ۵) بنی اسرائیل کا ایک حصہ آپ پر ایمان لایا اور دوسروں نے آپ کی تکذیب کی اور مخالفت پر کمربستہ رہے۔ ان منکرین کی عداوت یہاں تک تھی کہ وہ ان کے درپے قتل ہو گئے اور انہوں نے ان کو صلیب پر مارنے کا منصوبہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ اسی سلسلہ میں فرماتا ہے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ (آل عمران ع ۶) کہ یہودیوں نے اپنے منصوبے کئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے مسیح سے وعدہ کیا کہ میں تجھے **طبعی وفات دینے** والا ہوں، اپنی طرف تیرا رفع کرنے والا ہوں اور کافروں کے الزاموں سے تجھے پاک ٹھہرانے والا ہوں اور تیرے متبعین کو قیامت کے دن تک تیرے منکروں پر غلبہ دینے والا ہوں۔ پھر تم سب کا لوٹنا میری طرف ہوگا اور میں تمہارے درمیان اختلافات کا فیصلہ کروں گا"

حضرت مسیح کے یہودی مکذبین نے اپنے **مکر کا انجام** یا اپنا **دعویٰ** بیان کیا۔ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ (النساء ع ۲۲) کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو دعویٰ رسالت کرتا تھا قتل کر دیا، اس کو صلیب پر مار دیا۔

ظاہر ہے کہ یہود حضرت مسیح کو رسول اللہ نہیں مانتے تھے۔ ان کا اس دعویٰ میں انہیں رسول اللہ کہنا **طنزاً** ہے گویا وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ مسیح جو رسول اللہ ہونے کا مدعی تھا ہم نے اُسے **قتل** کر کے اس کی رسالت کو باطل ثابت کر دیا ہے، وہ تورات کے رُو سے مدعی تھے کہ دعویٰ رسالت کرنے والا شخص اگر مصلوب و مقتول ہو جائے تو وہ **لعنتی** ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا دعویٰ جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے۔ (استثناء ۱۸/۲۰ و ۲۱/۲۳)

یاد رہے کہ یہود کے دعویٰ کے دو حصّے ہیں (۱) قتلِ مسیحؑ (۲) ابطالِ دعویٰ رسالتِ مسیحؑ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یہود کے ہر دو دعووں کا غلط ہونا ثابت فرمایا ہے۔ آیت وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ میں نفسِ قتل وصلب کی کھُلی تردید فرمائی کہ ایسا واقعہ ہی نہیں ہُوا گویا یہود کے دعویٰ کی بنیاد ہی غلط ہے۔ آگے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ (النساء ع ۲۲) میں ان کے دوسرے دعویٰ کو ردّ فرمایا کہ تم نے مسیحؑ کے دعویٰ رسالت کو باطل ثابت کر دیا ہے۔ فرمایا تم مقتول ومصلوب ثابت کرکے اُسے مفتری اور ملعون ثابت کرنا چاہتے ہو ان کی رسالت کو باطل کہتے ہو ہم نے تو اُسے صلیبی موت سے بچا لیا تھا اسلئے وہ ملعون اور مفتری نہیں بلکہ مرفوع اور برحق رسول ہے۔

آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ میں مسیحؑ کے مرفوع اِلی اللہ ہونے کا ذکر ہے آسمان کا کوئی لفظ نہیں، جسم کا بھی کوئی لفظ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اس کی طرف رفع جسم کا رفع ہو ہی نہیں سکتا۔ رفع اِلی اللہ کے معنے لغت کے رُو سے **تقرّب بارگاہ** کے ہوتے ہیں (لسان العرب)۔ یہود کا زعم بھی یہی تھا کہ مسیحؑ خدا کے مقرب نہیں، وہ جھوٹے نبی تھے، اللہ تعالیٰ نے بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ میں اسی کی تردید فرمائی ہے۔

باقی رہا حضرت مسیحؑ کی **طبعی موت** کا معاملہ سو اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ میں **وعدہ** فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے توفّی کو رفع سے پہلے رکھا ہے۔ توفّی کے معنے **موت** کے ہیں۔ مُتَوَفِّیْكَ اَیْ مُمِیْتُكَ (صحیح البخاری کتاب التفسیر)۔ اللہ تعالیٰ کے وعدۂ توفّی کا ایفاء ہو چکا ہے۔ سورۃ المائدہ ع ۱۶ میں اُس مکالمہ کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ تثلیث پرستوں کو ملزم کرنے کے لئے حضرت مسیحؑ سے فرمائیگا سوال ہوگا کہ اے مسیحؑ! اِن تثلیث کے ماننے والوں کو تُو نے کہا تھا کہ اللہ کے ساتھ مجھے اور میری والدہ کو بھی معبود بناؤ؟ مسیحؑ عرض کریں گے کہ خداوند! نہ مَیں نے ایسی تعلیم دی اور نہ میرے سامنے لوگوں نے تثلیث پرستی کی۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ۔ اے اللہ! مَیں تو اُس وقت تک اُن کا نگران رہا اور یہ توحید پر قائم رہے جب تک مَیں ان میں زندہ موجود تھا پر جب تُو نے مجھے وفات دیدی تو اس کے بعد تُو ہی ان کا نگہبان تھا۔۔۔۔ اِس جواب سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے کہ تثلیث کا عقیدہ عیسائیوں میں اُس وقت پھیلا جب حضرت مسیحؑ مُتَوَفّٰی ہو چکے تھے۔ حضرت مسیحؑ کی وفات کے بارے میں یہ صحیح اسلامی قرآنی عقیدہ ہے یعنی مسیحؑ مقتول ومصلوب نہیں ہوئے ہاں طبعی موت سے فوت ہو چکے ہیں۔

مدیر الاعتصام نے بالکل غلط طور پر اِس بارے میں "**اسلامی عقیدہ**" اِن الفاظ میں لکھا ہے کہ:۔

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ مصلوب جیسا کہ نصِ قرآنی شاہد ہے: وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء) بلکہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر اُٹھا لئے گئے

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۔ اور وہ ابھی تک آسمان پر زندہ ہیں" (الاعتصام ۸ر فروری ۱۹۷۴ء ص۲)
قرآنی الفاظ میں نہ "آسمان" کا لفظ ہے نہ "بجسدہ العنصری" کا۔ نامعلوم اس کا نام معنوی تحریف کیوں نہیں رکھا جاتا؟

فاضل مدیر کو یہ بھی غور کرنا چاہیئے تھا کہ حضرت مسیح کی توفّی کا بیان ان لوگوں کے لئے کیوں قابلِ اعتماد نہیں؟ حالانکہ قرآن مجید کا صریح منشاء یہ ہے کہ قتل و صلیب کی نفی کی جائے اور حضرت مسیح کی توفّی کا اثبات کیا جائے۔ یہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے اور یہی جماعت احمدیہ مانتی ہے۔ اسی کی تائید میں تاریخی اور واقعاتی شہادات مل رہی ہیں وآخر دعوٰنا ان الحمد للّٰه ربّ العٰلمین +

آزاد کشمیر کے "صدر" کا دلآزار معاندانہ اعلان

سردار عبدالقیوم صدر آزاد کشمیر نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو تحفظ ختم نبوت چنیوٹ کے اجلاس میں جو تقریر کی تھی ہفت روزہ لولاک لائل پور نے اسے شائع کیا ہے۔ سردار عبدالقیوم نے کہا کہ :-

"ہم تہیہ کر چکے ہیں کہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کو متحد کر کے انگریزوں کے لگائے ہوئے اس پودے کو اکھاڑ دیں۔ ... صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ اگر مرزائی اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے یا انہوں نے پاکستان میں حکومت پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو میں اعلان کرتا ہوں کہ فرقہ مرزائیہ کے مرکز ربوہ کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔" (لولاک ۱۸ر جنوری ۱۹۷۴ء ص۶)

اس ظالمانہ گیدڑ بھبکی کے جواب میں ہم ہفت روزہ چٹان سے ایک حقیقت افروز اقتباس پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں لکھا ہے :-

"ہمارا بڑا المیہ یہ ہے کہ سردار عبدالقیوم اصل کشمیر سے بالکل ناواقف ہیں۔ انہوں نے اس علاقے کو کبھی زندگی بھر دیکھا بھی نہیں ... یہ ضلع پونچھ کے ایک چھوٹے سے قصبے کے رہنے والے ہیں اور اگست ۱۹۴۸ء تک **انگریز کی فوج میں حوالدار کلرک** کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے ہیں ... سردار صاحب کو جب بھٹو حکومت کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہوتا ہے تو وہ پاکستان کے اپوزیشن لیڈروں سے جا ملتے ہیں۔ مرزائی اُمت کے خلاف اپنی نام نہاد اسمبلی سے قرارداد پاس کراتے ہیں ... جب یہ خطرہ ٹلتا نظر آتا ہے تو پھر مرزائیوں کے خلاف اسمبلی کی پاس کردہ قرارداد ایک سفارش بن جاتی ہے اور ردّی کی ٹوکری کی نذر کی جاتی ہے۔" (چٹان ۲۱ر جنوری ۱۹۷۴ء ص ۲۸-۲۹)

اللہ تعالیٰ نے معاندینِ حق کی ناکامی و نامرادی کا اعلان کرتے ہوئے مومنوں کو مطلع فرما دیا ہے وَقَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ +

شذرات

(۱) اتحاد بین المسلمین اور کتابچہ "اسلام گم ہو گیا"!

روزنامہ مغربی پاکستان کی خبر ہے کہ :-

"آل پاکستان مسلم لیگ (کونسل) حلقہ لاہور سول کے جائنٹ سیکرٹری سیّد زوار حسین نقوی نے ایک بیان میں کہا کہ ان دنوں ایک کتابچہ "اسلام گم ہو گیا" کے عنوان سے تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس میں فرقہ دارانہ تعصب اور مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرنے کا مواد شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ ناپسندیدہ حرکت ایسے وقت میں کی گئی ہے جبکہ چند دنوں کے بعد لاہور میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس ہونے والی ہے۔ دراصل یہ پمفلٹ حکومت کے خلاف ایک سازش ہے جس کے ذریعہ پاکستانی عوام کو فرقہ بندی کی بنیاد پر باہم لڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو، وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام مصطفےٰ کھر اور وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات جناب مولانا کوثر نیازی سے اپیل کی ہے کہ اس پمفلٹ کی ضبطی کے احکام صادر فرمائیں اور ادارہ تحفظِ ناموسِ صحابہ سوتر منڈی سے اس سلسلہ میں بازپرس کی جائے جنہوں نے یہ پمفلٹ چھپوا کر اتحاد بین المسلمین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔"

(مغربی پاکستان ۶ فروری ۱۹۷۴ء)

الفرقان :- اس خبر کو مغربی پاکستان نے "اسلامی سربراہ کانفرنس کے موقع پر اسلام دشمن عناصر کی گستاخی ناقابل برداشت ہے" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس موقعہ پر ایسی اشاعت کی ہرگز اجازت نہ دی جائے جو ملک میں تفرقہ و نفاق کو اُبھارنے والی ہو۔

۲۔ کفر و ایمان کا فیصلہ کرنے کا اختیار کسے ہونا چاہیئے؟

پرویزی ماہنامہ طلوعِ اسلام لاہور لکھتا ہے :-

"یہاں ایک اہم سوال سامنے آتا ہے ہم دیکھ چکے ہیں کہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، سُنّی، شیعہ میں سے ہر ایک فرقہ پر کفر کا فتویٰ لگ چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ (۱) اگر کسی شخص یا فرقہ پر کفر کا فتویٰ لگنے سے وہ واقعی کافر ہو جاتا ہے تو یہ حضرات جنہوں نے موجودہ فتویٰ شائع کیا ہے سب کے سب (ان فتووں کے مطابق جو اُن پر لگ چکے ہیں) کافر قرار پا چکے ہیں تو جو لوگ خود کافر ٹھہرائے جا چکے ہوں وہ کسی دوسرے کے کفر و ایمان کا

فیصلہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں وہ پہلے اپنے آپکو تو مسلمان ثابت کریں اور (۲) اگر فتووں کے باوجود یہ حضرات مسلمان ہیں اور ان فتووں سے ان کے ایمان اور اسلام کا کچھ نہیں بگڑتا تو ان کے فتوے سے دوسرا شخص کس طرح کافر ہو سکتا ہے؟" (رسالہ کافر گری صفحہ ۲۳-۲۴ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام لاہور)

الفرقان۔ جب ان سب فرقوں پر کفر کے فتوے لگ چکے ہیں تو انہیں احمدیوں کو کافر کہنے کا کس طرح حق پہنچتا ہے؟ انہیں تو اپنے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیئے۔

(۳) مسلمانوں کی بہتر کروڑ آبادی اور فرقہ ناجیہ

ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد لکھتا ہے کہ:۔

"جدید ترین مردم شماری کے مطابق اس وقت دُنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد (۷۲۳۹۸۶۰۰۰) بہتر کروڑ انتیس لاکھ چھیاسی ہزار ہے۔" (رسالہ فکر و نظر اسلام آباد فروری ۱۹۷۴ء صفحہ ۵۰۳)

الفرقان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ نے جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر اعلان فرمایا تھا کہ:۔

"جماعت احمدیہ کی تعداد تمام ممالک میں **ایک کروڑ** ہو چکی ہے۔"

(الفرقان جنوری ۱۹۷۴ء)

بہتر کروڑ مسلمانوں میں جماعت احمدیہ کی تعداد ایک کروڑ ہے گویا بہترواں حصہ ہے۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً۔

(الترمذی۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۰)

کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے اُن میں سے فرقہ ناجیہ ہوگا۔ گویا وہ تہترواں حصہ ہوگا۔ انّ فی ذٰلک لآیۃ لقوم یتدبّرون۔

(۴) ملت کے استحکام کے لئے زرّین اصول

ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب "ایک زرّین اصول" کا یوں ذکر کرتے ہیں:۔

"مابہ الاشتراک (یعنی مشترک باتوں) پر زیادہ زور دینا اور مابہ الاختلاف کو اپنے عمل کی حد تک محدود رکھنا ملت کے استحکام اور یک جہتی کی خاطر اس شق پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ افتراق و انتشار ناگزیر ہے۔"

(چٹان لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۷۴ء)

الفرقان۔ اے کاش کہ مسلمان کہلانے والے اس زرّین اصول پر عمل پیرا ہوں۔

(۵) یہود کی بدترین رنگ میں پیروی

شورش کاشمیری نے انتہائی دلآزار بدتہذیبی

کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"رہا گاندھی و نہرو کا سوال تو میاں صاحب! ہم مرزا بشیر الدین آنجہانی کو ان کی جوتی کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ اگر پنڈت نہرو اور مرزا محمود کے درمیان ہمیں انتخاب کرنے کے لئے کہا جاتا تو ہم پنڈت نہرو کو ترجیح دیتے۔ نہرو آپ کے لغت میں کافر تھا بشیر الدین ہمارے لغت میں مرتد تھا!"

(چٹان لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۳)

الفرقان - اس گندے اقتباس کا نقل کرنا ہمیں سخت ناگوار ہے۔ ہمارے قارئین بھی شورش کی اس بدتہذیبی پر قلبی اذیت محسوس کریں گے مگر ہم اس اقتباس کو ایک صداقت کے ثبوت کے لئے نقل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہود کے اندھے بغض و عناد کے ذکر میں فرماتا ہے۔ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا (النساء ع) کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ مشرک بت پرست مسلمان توحید پرستوں سے بدرجہا ہدایت یافتہ ہیں۔" آج شورش صاحب نے کلمہ گو اور خدا پرست احمدیوں کے مقابل مشرک و بت پرست ہندو پنڈتوں کو ترجیح دے کر یہود کی پوری پیروی کر لی ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح شورش نے احمدیوں کو مرتد کہا ہے اسی طرح کفارِ عرب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو الصُّبَاۃ (مرتدین) کہا کرتے تھے (تاریخ طبری)۔ سچ ہے تشابہت قلوبہم۔

(۶) فلم فجر اسلام کے جواز پر شیعہ کونسل اور علماء ازہر کا فتویٰ!

مدیر المنبر لائل پور لکھتے ہیں :-

"یہ فلم (فجر اسلام) فارسی سمیت کئی زبانوں میں بارہ اسلامی ممالک میں نمائش کے لئے تقسیم کی جائے گی۔ یہ فلم لبنان، کویت، بحرین اور مراکش کی ٹیموں کی جانب سے مشترکہ طور پر پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے ڈائریکٹر مصطفیٰ عقاد ہیں اور اس کے نمائش کے منظر کی منظوری لبنان کی اعلیٰ شیعہ کونسل اور قاہرہ کی جامع ازہر نے دیدی ہے۔" (المنبر یکم فروری ۱۹۷۳ء بحوالہ روزنامہ آغاز ۳ جولائی ۱۹۷۳ء)

الفرقان - کیا یہ فتاویٰ اور اسلامی ممالک کا عملی نمونہ مدیر المنبر کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں کہ آسمانی مصلح کی ضرورت ایک حقیقت ہے؟

(۷) علماء کے فتوے کوئی وزن نہیں رکھتے!

مدیر المنبر لکھتے ہیں :-

"علماء نام کے ایسے افراد ہر ملک میں ہوتے ہیں جو علوم اسلامیہ میں بصیرت کے بغیر شرعی احکام میں دخل اندازی کرتے ہیں ظاہر ہے کہ ایسے افراد کے کسی فتویٰ کا شرعی اعتبار سے کیا وزن ہو سکتا ہے اور اگر بالفرض کسی صحیح عالم نے ایسا کیا ہی ہو تو اسلام میں

کسی شخص کی ذاتی رائے حجت نہیں قرآن و حدیث
کے احکام حجت ہیں۔"
(المنبر لائل پور ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۴)

الفرقان - یہ بات درست ہے کہ بے بصیرت علماء کے فتوے سراسر بے وزن ہیں مگر افسوس تو یہ ہے کہ یہ علماء جب احمدیوں کے خلاف فتوے دیتے ہیں تو ان کا بڑا وزن قرار دیا جاتا ہے۔ کیا عقلمند خدا ترس لوگ اس حقیقت پر غور نہ کریں گے؟

(۸) علامہ اقبال کی قابل داد "...بشناسی"

شورش صاحب نے لکھا تھا کہ:-

"جو لوگ اپنے تئیں اقبال کا یارِ غار کہتے ہیں ان میں اسی فیصد کذاب ہیں۔ وہ صرف علامہ اقبال کی سرکار کے ہاں مجری کرتے تھے۔" (چٹان ۲۱ جنوری ۱۹۷۴ء)

اس پر ہم نے لکھا تھا کہ:-

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ شورش صاحب ان اسی فیصد میں شامل نہیں؟" (الفرقان جنوری ۱۹۷۴ء)

شورش صاحب نے جواباً لکھا ہے:-

"وہ (شورش) ان کے آستانہ پر حاضری کا اہل ہی نہ تھا۔ چودھری افضل حق، مولانا ظفر علی خان اور شاہ جی کے ساتھ ایک دو دفعہ دیدار کی سعادت حاصل کی اور بس۔"
(چٹان ۴ فروری ۱۹۷۴ء)

الفرقان - چودھری افضل حق صاحب کے شورش صاحب کو علامہ اقبال کے ہاں لے جانے کے ذکر پر شورش صاحب کا اپنا ایک اور تشریحی بیان ہمارے سامنے آگیا۔ شورش صاحب خود لکھتے ہیں:-

"چودھری صاحب نے مجھے ساتھ لیا اور علامہ اقبال کے ہاں ایک گھنٹہ پہلے چلے گئے فرمایا دس منٹ پہلے لوٹ آنا۔ علامہ گاؤ تکیہ کی ٹیک لئے بیٹھے تھے۔ حقہ کی نے منہ میں تھی۔ علامہ نے کہا اوئے افضل حق اینہاں خنزیراں نوں ایتھے کیوں بلایا ای (افضل حق ان خنزیروں کو یہاں کیوں بلایا ہے) چودھری صاحب بولے ''ایتھاں خنزیراں نے سینوں ایتھے بلایا اے (ڈاکٹر صاحب! ان خنزیروں نے مجھے یہاں بلایا ہے) تے ایہہ کوئی سوراں دا باڑا اے (ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ کوئی سوروں کا بھٹ ہے) چودھری صاحب مسکرا دیئے۔ قدرے توقف کیا پھر میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ڈاکٹر صاحب یہ شورش کاشمیری ہے۔" (بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغ محفل از جناب شورش صفحہ ۱۷۱-۱۷۲ طبع اول ۱۹۷۲ء مطبع چٹان پرنٹنگ پریس لاہور)

اس اقتباس کو پڑھ کر کوئی شخص علامہ اقبال کی "...بشناسی" کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(۹) قرآن مجید کی توہین اور مودودی پارٹی

ہفت روزہ چٹان راوی ہے کہ:-

" نور عالم قریشی ایڈووکیٹ نے بتایا کہ جس روز

وہ اپنی گرفتاری پیش کرنے لئے لوہاری گیٹ پہنچا تو اس کے گلے میں قرآن مجید لٹک رہا تھا۔ شیر علی انسپکٹر نے آگے بڑھ کر قرآن مجید گلے سے اُتارا اور زمین پر دے مارا۔ انا للہ۔ اس وقت ارد گرد تین چار ہزار آدمی تھے لیکن قرآن کی اس بے حرمتی پر کوئی شخص ٹس سے مس نہ ہوا۔ نہ ہی ملتان شہر یا کسی اور حصہ ملک میں کوئی ہڑتال ہوئی نہ کوئی جلسہ ہوا۔ یہاں تک کہ اسلام کی سب سے بڑی دعویدار جماعت بھی مشتعل نہ ہوئی۔ شاید اسلئے کہ اس قرآن مجید پر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے دستخط ثبت نہ تھے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مولانا کی تفہیم القرآن کا اگر کوئی ورق جلا دیا جائے تو پورے ملک میں طوفان برپا ہو جائے لیکن قرآن مجید کی سرعام بے حرمتی کی جائے تو ان کے کان پر جوں تک نہ رینگے۔ یہ دین سے بے حسی کی علامت ہے یا دین کی بجائے اپنی ذات کو بلند سمجھنے کے مترادف ہے۔"

(چٹان ۲۱ جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۵)

الفرقان جب قوم ایسے مقام پر پہنچ جائے، کتاب الٰہی کی اتنی توہین کی جائے تو ایسی قوم کی تباہی میں کیا شک ہو سکتا ہے؟

(۱۰) عزت پانے کا ذریعہ قرآن مجید ہے!

اخبار المنبر کے ایک مضمون کا اقتباس:۔

"اگر تم کو [illegible] عزت رکھنا ہے تو پھر قرآن کی [illegible] ہوگا۔ ورنہ پھر [illegible] آپ کو مٹانے کے درپے [illegible] ہو جائیں گے اور پھر سے آپ کو ہمیشہ کی غلامی میں جکڑ لیں گے۔"

(المنبر لائل پور [illegible] جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۱)

الفرقان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو [illegible] میں فرمایا تھا کہ:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن مجید کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

مقام شکر ہے کہ عام مسلمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رہنمائی کو قبول کر رہے ہیں اور قرآن پاک کی عظمت اور تاثیرات کو سمجھنے لگے ہیں۔

(۱۱) سر سید احمد خان اور حکومت برطانیہ

المنبر لائل پور لکھتا ہے:۔

"سر سید احمد خان اور ان کے طرز بیان کا انداز معذرت خواہانہ رہا۔ ان کی یہ کوشش رہی کہ اسلامی علوم اور اسلامی عقائد کو مغربی علوم و خیالات کے مطابق ثابت کیا جائے۔ ساتھ ہی [illegible] ہے کہ وہ انگریزی حکومت [illegible] طور پر ہوا خواہ رہیں اور اس حکومت

کو آیۂ رحمت سمجھیں" (المنبر ۲۵ر جنوری ۷۴ء)

الفرقان: کیا کوئی تعلیم یافتہ انسان کہہ سکتا ہے کہ سر سید انگریزوں کے آلۂ کار تھے؟

(۱۲) شورش کی مولانا غلام غوث ہزاروی کے خلاف بدزبانی

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے اعلان کیا ہے کہ مولوی محمد علی ختم نبوت والے اور مولوی منظور احمد چنیوٹی نے دعوت و ارشاد کے ادارہ کے نام پر جمع کردہ رقوم کے ذریعہ جائدادیں خرید کر اپنے بچوں کے نام کر دی ہیں (الجمعیۃ راولپنڈی ۲۱ر دسمبر ۷۳ء) ہم نے شذرات میں اس پر لکھا تھا کہ:-

"ایسے مولویوں کو مسلمان کب تک برداشت کرتے رہیں گے اور اسلام کے نام پر انکی ذاتی جائدادیں بناتے رہیں گے۔" (الفرقان جنوری ۷۴ء)

اس تبصرہ کو ہمارا حق تسلیم کرتے ہوئے شورش صاحب نے چڑ کر لکھا ہے کہ:-

"غلام غوث ہزاروی کے معتقدین جو مسجدوں میں قال اللہ و قال الرسول بیچ کر اپنے تنورِ شکم کو گرم کرتے ہیں کہاں ہیں؟ کیا وہ اس گورکنارے بڈھے کو راہِ راست پر نہیں لا سکتے؟ وہ شخص جو سٹھیا چکا ہے اور اس طرح کے ہذیان اگلتا اس کا توشۂ آخرت ہے ان حرکات پر کب تک ناز کریگا؟"

(چٹان ۴ر فروری ۷۴ء)

الفرقان: اپنے بزرگ عالم اور ان کے متبع علماء کو اس قسم کی زبان سے خطاب کرنا شورش صاحب کو ہی زیب دیتا ہے مگر اس سے کسی اصلاح کی امید نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہزاروی صاحب کے اعتراض کا جواب کیا ہے؟

(۱۳) شورش صاحب سے مدیر المصلح کا غلط مطالبہ

ہفت روزہ المصلح کراچی لکھتا ہے:-

"شورش صاحب نے ایک اقلیت کی طرف سے اڑھائی کروڑ روپے کی قربانی کے بالمقابل اپنے مزعومہ سوادِ اعظم سے صرف ایک لاکھ کی توقع ظاہر کی ہے۔ ہماری نگاہوں میں سوادِ اعظم کی یہ انتہائی تذلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ شورش صاحب کو کم از کم ایک ارب روپے کا اعلان کرنا چاہیئے تھا۔"

(المصلح ۲۸ر جنوری ۷۴ء)

الفرقان: ہمیں محترم مدیر المصلح کے مطالبہ سے اختلاف ہے کیونکہ شورش صاحب اعلان کر چکے ہیں کہ "**مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے افراد کو حضور ختم المرسلین سے عقیدت نہیں**۔" (چٹان ۷ر جنوری ۷۴ء) تو وہ ان سے **ایک ارب** روپیہ کس منہ سے مانگیں گے؟ کیا سوادِ اعظم کو ختم نبوت کے منکر قرار دینے سے مسلمانوں کی کم تذلیل ہوتی ہے؟

(۱۴) شورش کا دعویٰ خدائی؟

مدیر چٹان احمدیوں کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"تمہارا زندہ رہنما خلوتوں کی سرپرستی

کے باعث ہے مثلاً پاکستان کی حکومت تمہیں تحفظ نہ دے تو قادیانی ایک دن بھی پاکستان میں نہیں رہ سکتے۔"

(چٹان ۱۱ر فروری ۶۲ء)

الفرقان۔ ہمارا یقین ہے کہ زندہ کرنا، زندہ رکھنا اور مارنا اللہ کے اختیار میں ہے، رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ۔ تاہم اس اقتباس سے دشمنوں کے منصوبے عیاں ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ آمین

(۱۵) "جماعت احمدیہ کی ترقی کا اعتراف اور لیڈر مسلمان"

مدیر چٹان نے لکھا ہے:-

"اکثر بڑے مسلمان گفتگو کرتے وقت فرماتے ہیں کہ "مرزائی ہر مخالف تحریک کے بعد طاقتور ہوتے رہے ہیں اور آج تک کوئی تحریک ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکی وہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔"

(چٹان ۱۱ر فروری ۶۲ء صفحہ ۲)

الفرقان۔ ہم اس جگہ شورش صاحب کی توجہ کے لئے ایک **اعتراف** پیش کرتے ہیں۔ مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر المنبر لکھتے ہیں:-

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی **تمام تر صلاحیتوں** سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت، خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے **پہاڑوں جیسی شخصیتیں** رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلہم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں اور قادیانی اخبارات و رسائل چند دن انہیں اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی **تمام کوششوں کے باوجود** قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں قادیانی بڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد اس گروہ نے پاکستان میں نہ صرف پاؤں جمائے بلکہ جہاں ان کی تعداد [illegible] ہوا وہاں ان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف تو روس اور امریکہ کے سرکاری سطح پر آنے والے سائنسدان ربوہ آتے ہیں اور دوسری جانب ۱۹۵۳ء کے عظیم تر ہنگامہ کے باوجود قادیانی جماعت اس کوشش

(بقیہ [illegible])

سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سُنا تو تحقیقات کے لئے اپنے بھائی کو مکہ بھیجا۔ چنانچہ وہ مکہ آیا اور واپس جا کر ابوذرؓ کو حالات سے اطلاع دی مگر اس سے ابوذرؓ کی تسلی نہیں ہوئی اسلئے اس کے بعد وہ خود مکہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل کر مسلمان ہوگئے۔ ان کے اسلام لانے کا قصہ بخاری میں مفصل درج ہے اور بہت عجیب ہے۔[1] ابوذرؓ نہایت زاہد اور صوفی مزاج آدمی تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ کسی صورت میں بھی مال جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی بناء پر بعض اوقات بعض دوسرے صحابہ سے ان کا جھگڑا ہو جاتا تھا۔[2]

یہ وہ چند لوگ ہیں جو ابتدائی تین چار سال میں اسلام لائے۔ ان میں سے شادی شدہ لوگوں کے بیوی بچے بھی عموماً ان کے ساتھ تھے۔ چنانچہ اس زمانہ میں مسلمان ہونے والی عورتوں میں مؤرخین نے حضرت خدیجہؓ کے بعد اسماءؓ بنت ابی بکرؓ اور فاطمہؓ بنت خطاب زوجہ سعیدؓ بن زید کا نام خاص طور پر لیا ہے۔ ان کے علاوہ عورتوں میں عباسؓ بن عبدالمطلب کی بیوی اُمّ فضلؓ بھی ابتدائی مسلمانوں میں سے تھیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ اُس وقت تک عباسؓ خود اسلام نہیں لائے تھے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چار سالہ تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ یہی گنتی کی جانیں تھیں مگر ان السابقین الاوّلین میں سے سوائے حضرت ابوبکرؓ کے ایک بھی ایسا نہ تھا جو قریش میں کوئی خاص اثر یا وجاہت رکھتا ہو۔ بعض غلام تھے اور اکثر لوگ غریب اور کمزور تھے۔ بعض البتہ قریش کے اعلیٰ گھرانوں سے بھی تعلق رکھتے تھے مگر ان میں سے بھی زیادہ تر نوجوان تھے۔ بلکہ بعض کو تو گویا بچے ہی کہنا چاہیئے اسلئے وہ ابھی اس حالت کو نہ پہنچے تھے کہ اپنے قبیلے میں کوئی اثر پیدا کر سکیں۔ اور جو معمّر تھے وہ غربت یا کسی اور وجہ سے کوئی اثر نہ رکھتے تھے۔ اس وجہ سے قریش میں یہ عام خیال تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف چھوٹے اور کمزور لوگوں نے مانا ہے۔ چنانچہ جب کئی سال بعد ہرقل شہنشاہِ روم نے رئیس مکہ ابوسفیان سے دریافت کیا کہ کیا "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بڑے لوگ مانتے ہیں یا کمزور اور چھوٹے لوگ؟" تو ابوسفیان نے یہی جواب دیا کہ "کمزور اور چھوٹے لوگ مانتے ہیں۔" جس پر ہرقل نے کہا اور خوب کہا کہ "اللہ کے رسولوں کو (شروع شروع میں) چھوٹے لوگ ہی مانا کرتے ہیں۔"[3]

تبلیغ کا ایک مفید ذریعہ

اپنے سنجیدہ دوستوں اور رشتہ داروں کے نام ماہنامہ الفرقان جاری کرا کر فریضہ تبلیغ بھی ادا کریں اور ثواب بھی حاصل فرمائیں۔

سالانہ چندہ آٹھ روپیہ — (مینجر الفرقان ربوہ)

---

[1] بخاری کتاب بدء الخلق باب اسلام ابی ذرؓ۔

[2] اصابہ اسد الغابہ۔

[3] بخاری باب بدء الوحی۔

فتنہ جو

(از جناب محترم نسیم سیفی صاحب)

دورِ ظفر علی کی موہوم سی صدا ہے
جو لوگ مر چکے ہیں ان کو جگا رہا ہے

ہیں گوشۂ لحد میں آزاد[1] مضطرب سے
اقبال سوچتے ہیں شورش کو کیا ہوا ہے

بابائے قوم کھٹکے شہ رگ میں خار بن کر
لے لے کے نام ان کا اب معتبر بنا ہے

بالائے طاق رکھ کر اقدارِ آدمیت
رسوائے دہر اس نے اخلاق کو کیا ہے

بے ربط و بے سلیقہ دشنام کا طریقہ
جو منہ میں آئے کہہ کر شیخی بگھارتا ہے

جی چاہتا ہے اس کا ہر سمت پھیل جائے
چادر سے اپنی بڑھ کر پاؤں پسارتا ہے

کذب و ریا کی خو ہے یہ عین فتنہ جو ہے
اسلام اس کے ہاتھوں بدنام ہو گیا ہے

اے قادر و توانا شورش نے کیوں نہ جانا
اک دن جزا سزا کا تقدیر میں لکھا ہے

اللہ رے دہائی یہ کاسۂ گدائی
اعلان اس نے اب تو اک لاکھ کا کیا ہے

منزل ہو کتنی پُر خم بڑھتا رہیگا ہر دم
اب قافلہ ہمارا کچھ اس طرح چلا ہے

تُو نے نسیم کھل کر کہہ دی ہے بات دل کی
کج فہم و کج نظر پر اس کا اثر بُرا ہے

[1] مولانا ابوالکلام آزاد

پادری صاحبان کے لئے قابلِ غور!

مسیح الدّجّال سے کون مراد ہے؟

(جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل۔ لاہور)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ اپنی کتاب نور الحق حصہ اوّل میں فرماتے ہیں :۔

"وَاُلْقِیَ فِیْ رَوْعِیْ اَنَّ الْمَسِیْحَ سَمَّی الْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّصَارٰی الدَّجَّالِیْنَ ..... الی اٰخر

اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجّال رکھا اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہیوں میں داخل تھے اور کتابوں میں تحریف کرنے والے تھے۔ سو اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے۔ جیسے پچھلوں نے کیں۔ بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے۔" (نور الحق حصہ اوّل ص۵۷-۵۸)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زبان آرامی تھی جو کہ بعد میں سُریانی کہلائی۔ سُریانی انجیل میں "مشیحی دجّالی" یعنی مشیحا دجّال = مسیح الدّجال کے الفاظ موجود ہیں اور یہ نام اپنی امت کے آخری حصہ کے متعلق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ اپنی آمدِ ثانی کے ذکر فرمایا:۔

"۔ اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو المسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو نہ ماننا کیونکہ (میری اُمّت میں) جھوٹے مسیح (مشیحا دجّال) اور جھوٹے نبی برپا ہوں گے۔" (متی ۲۴/۲۳-۲۴ کیتھولک بائبل)

"بہت سے جھوٹے نبی برپا ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے" (متی ۲۴/۱۱)

"جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں تم انہیں اُنکے پھلوں سے پہچان لوگے ... نہ ہر ایک جو مجھے خداوند، خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند! اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی؟ ... تب میں ان سے صاف کہونگا کہ میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی۔ اسے بدکارو! میرے سامنے سے چلے جاؤ۔" (متی ۷/۱۵-۲۳)

مکاشفات یوحنا عارف میں دجالیت کو تین شکلوں میں

۱؎ meshihe daggal ۔ شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ص۶۷ زیر لفظ الدجّال۔

پیش کیا گیا :-

۱۔ "یاجوج ماجوج" (۲۰/۷)

۲۔ ایک حیوان (دابۃ الارض) جس کے متعلق لکھا ہے

"اس حیوان کی مانند کون ہے؟ اور اس سے کون لڑ سکتا ہے؟ اور اس نے خدا کی بابت کفر بکنے کے لئے اپنا مُنہ کھولا۔" (۱۳/۱-۴)

۳۔ "مسیح الدجال یعنی جھوٹا نبی۔" (۱۶/۱۰)

اِن حوالوں سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں دجالیت کے تین رُوپ ہوں گے۔ جھوٹے عیسائی معلّمین جن کو مسیح الدجال اور انبیاء دجّال[1] کہا گیا۔ ایک عظیم ناستک تحریک جسے دابۃ الارض یعنی حیوان سے تعبیر کیا گیا اور دنیا پر چھا جانے والی سیاسی قوتیں کہ جن کو یاجوج ماجوج کہا گیا۔

—— (۲) ——

انسائیکلوپیڈیا بریطانیہ میں انٹی کرائسٹ یعنی مسیح الدجال پر جو مقالہ درج ہے اس میں یہ تسلیم کیا گیا کہ مختلف ادوار میں خود نصاریٰ نے پوپ پاپائیت کو مسیح الدجال کہا۔ گویا پراٹسٹنٹ مانتے ہیں کہ دجال سے مراد جھوٹے عیسائی معلّمین ہیں۔ اس مقالہ کے بعض فقروں کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

۱۔ "عیسائی مصلحین پہلے تو بعض پوپوں کو انٹی کرائسٹ کہتے تھے لیکن سولھویں صدی کی تحریک اصلاح کے دوران اس تحریک کے لیڈروں نے یہ اعلان کیا کہ پاپائیت بجائے خود انٹی کرائسٹ یعنی مسیح الدجال ہے۔"

۲۔ "عیسائی عالم میتھیاس نے بھی اعلان کیا کہ چرچ کے اندر انٹی کرائسٹ پیدا ہو چکا ہے۔"

۳۔ "یہ خیال کہ بُرائی دراصل کلیسیا کے سربراہ کی صورت میں تشکیل پا چکی ہے خصوصاً پادریوں کی فوج ظفر موج اور ان کی اعلیٰ تنظیم مسیح الدجال کا پیکر ہے۔ پاپائیت روما کے خلاف ایک بہت بڑا حربہ بن گیا۔"

۴۔ پاپائیت کے خلاف یہ نظریات "جب لاوا بن کر پھوٹ پڑے تو انہی کی تحریک نے لوتھر کو کھڑا کیا اور یہ خیالات "مقالات" کی صورت میں ڈھل گئے۔"

۵۔ "لوتھر نے کسی پوپ کو انفرادی طور پر انٹی کرائسٹ قرار نہیں دیا بلکہ اس نے پاپائیت کے کلیسیائی نظام کو مسیح الدجال کا لقب دیا۔ کیونکہ اس کے نزدیک پاپائیت اللہ تعالیٰ کے کلام پر حَکَم بن کر بیٹھ گئی (گویا اب سند خدا کا کلام نہیں بلکہ پوپ ہے)۔"

۶۔ "عہدِ حاضر کے کچھ پراٹسٹنٹ علماء اس نظریہ کے حامل ہیں کہ "انٹی کرائسٹ" اُس سیاسی قوت کا نام ہے جو چرچ میں پیدا ہو چکی ہے یا عیسائی سٹیٹ میں کارفرما ہے۔"

۷۔ "مسیح الدجال یعنی انٹی کرائسٹ کون ہے؟

[1] سُریانی زبان میں نبیّہ دَجّالہ جھوٹے نبی کو کہتے ہیں۔ (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

ان علماء کے نزدیک انجیل حتمی طور پر بتاتی ہے کہ مسیح کی مسخ شدہ تصویر یا مسیح کے نام سے منسوب جھوٹی عیسائیت ہی اینٹی کرائسٹ ہے۔ یہ بات بھی زیر بحث رہی ہے کہ (مسخ شدہ) عیسائیت کی اشاعت بجائے خود خدا کے خلاف بغاوت کے امکان کو نشو ونما دینے والی ہے۔"

(تلخیص مقالہ اینٹی کرائسٹ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا)

(بقیہ شذرات از صلا)

میں ہے کہ اس کا ۵۷-۱۹۵۶ء کا بجٹ پچیس لاکھ روپیہ کا ہو۔" (المنیر لائل پور ۲۲ فروری ۱۹۵۶ء)

کیا شورش صاحب اشرف صاحب کو بھی "بود اسلمان" مانتے ہیں؟

(۱۶) سُنّی اکثریت اور پاکستان کی پائداری

پندرہ روزہ المصطفیٰ گوجرانوالہ (۲۱ فروری ۱۹۵۷ء) پاکستان سُنّی پارٹی کے رہنما کا قول نقل کرتا ہے کہ :-

"پاکستان میں وہی حکومت پائدار ہو سکتی ہے جسے ملک کی سُنّی اکثریت کی حمایت حاصل ہو۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دینیات کی تعلیم سُنّی عقیدہ کے مطابق کی جائے۔"

الفرقان۔ ایسے مطالبے ملکی اتحاد و استحکام کے خلاف ہیں۔ سُنّی اکثریت باقی ہر فرقے کو اقلیت قرار دیتی ہے گویا شیعہ بھی اقلیت ہیں، اہلحدیث بھی اقلیت ہیں، دیوبندی بھی اقلیت ہیں۔ ہمارے نزدیک تو اقلیت و اکثریت کا یہ نزاع پاکستان کے لئے سخت مضر ہے۔ وہ سب لوگ جو لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں سب کے ملکی حقوق یکساں ہونگے۔ پاکستان سُنّی

قطعاتِ شبیری

(جناب چودھری شبیر احمد صاحب بی اے واقفِ زندگی)

نزول

دیکھنا چاہے فلک سے جو نزولِ عیسیٰ
پڑھ لے قرآن میں وہ آیت انزالِ حدید
تا قیامت نہ کوئی آئے گا ابنِ مریم
اب تو ہے آمنہ کے لعل کا ہی دورِ سعید

قدیم وجدید

ہے وہی مے وہی میخانہ توحیدِ قدیم
آج ساقی کی مگر بزم میں ہے شانِ جدید
جس نے دیکھا ہے بصیرت کی نگاہوں سے اُسے
اِس جہاں میں ہی میسّر ہے اُسے خلد کی دید

دشمنِ ناداں

لطف اندوز ہوا دشمنِ ناداں کتنا
جب کیا اُس نے مجھے جوشِ عداوت میں شہید
سر کیا تن سے جدا میرا تو کیا خوب کیا
مجھ کو شبیر بنایا تو بنا آپ یزید

سُوْرَۃُ الانعامِ ع

البیان

قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر جاننا ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن اردو زبان میں قرآن مجید کے ترجمے بہت محدود ہیں۔ عربی زبان کے اُمّ الالسنہ اور جامع زبان ہونے کے باعث دوسری کسی زبان میں قرآنی آیات کے مفہوم کو پُورے طور پر ادا کرنا سخت دشوار ہے لفظی ترجمہ اور بھی مشکل اور ذمہ داری کا کام ہے تاہم اس کے بغیر چارہ نہیں۔ البیان کے زیرِ عنوان جو ترجمہ ماہنامہ الفرقان میں چھپ رہا ہے اس میں یہ نظر رکھا جاتا ہے کہ آیات کا کوئی لفظ نہ رہ جائے تاکہ ہر لفظ کے معنے اُردو میں آجائیں اور پھر ترجمہ سلیس اور عام فہم ہو۔ اُردو ترجمہ حتی الامکان ہر آیت کے لفظوں کے نیچے درج ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو بار آور فرمائے اللّٰھم آمین ——— (ابوالعطاء)

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى

ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی شان اور قدرت کا پورے طور پر اندازہ نہیں کیا جب انہوں نے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم ترین بشر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ

پر کچھ نازل نہیں کیا۔ تو کہہ دے کہ بتاؤ کہ اس کتاب کو کس نے نازل کیا جسے

تفسیر:- اس رکوع کی پہلی آیت میں عَلٰى بَشَرٍ میں لفظ بشر نکرہ ہے جو اس جگہ تفخیم شان کے لئے آیا ہے مراد یہ ہے کہ عظیم ترین بشر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی ہوا ہے اس وحی کے منکرین کا تذکرہ ہے ان میں سے یہود ونصاریٰ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ ان یہود ونصاریٰ نے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کے منجانب اللہ نازل ہونے کے منکر ہیں اپنی جانوں پر بہت ظلم کیا ہے انہوں نے اللہ کی شان وعظمت کا اندازہ ہی نہیں کیا۔ وہ ذرا بتائیں تو سہی کہ اگر قرآن مجید برحق نہیں ہے تو توراۃ کا برحق ہونا کس طرح مانا جائے گا کیونکہ جب موسیٰ پر توراۃ نازل ہوئی تھی تو اس میں مثیلِ موسیٰ کے ظہور اور اس پر شریعت بیضاء کے نزول کی پیشگوئی موجود ہے لہذا ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی

جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ

موسیٰ لائے تھے درآنحالیکہ وہ نور اور لوگوں کے لئے رہنمائی تھی؟ تم آج اس کتاب کو کاغذ کاغذ کرکے

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ

ظاہر کرتے ہو اور بیشتر حصہ کو چھپاتے ہو۔ اور آج تمہیں وہ باتیں سکھائی جا رہی ہیں جو نہ

تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ

تم پہلے جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ دادے جانتے تھے۔ تو خود ہی انہیں بتا دے کہ اس کتاب کو بھی اللہ ہی نے نازل کیا تھا

فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ○ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

پھر تو انہیں چھوڑ دے کہ وہ اپنے خیالوں میں کھیلتے رہیں۔ یہ (قرآن) کامل کتاب ہے ہم نے اسے اتارا ہے یہ جملہ برکتوں پر مشتمل ہے

مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ

اپنے سے پہلے کی تعلیمات کا مصدق ہے (اسکے نازل کرنے کی غرض یہ ہے کہ) تا تو ام القریٰ (مکہ معظمہ) اور اس کے

کو پورا فرمانا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کامل بشر کو بھیجنا اور آپ پر قرآن مجید ایسی کامل شریعت کو نازل فرمانا۔ گویا اس آیت میں یہود و نصاریٰ پر اتمام حجت کی گئی ہے کہ تمہارا قرآن مجید کا انکار کرنا اس بات کو مستلزم ہوگا کہ تم موسیٰ کا بھی انکار کردو۔ تورات کا بھی انکار کردو۔ تورات کی پیشگوئیوں کو سچا مان کر تمہیں قرآن مجید کو بھی ماننا پڑیگا۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ تورات کے بیانات اور پیشگوئیوں کے بیشتر حصے کو لوگوں سے چھپاتے ہو اور تورات کی عظمت کو بھی قائم نہیں کرتے اسے محض کاغذوں کا مجموعہ سمجھتے ہو۔

آیت کے حصہ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ قرآنی شریعت کامل ہے اور تورات و انجیل کی ان بشارتوں کی مصداق ہے جن میں کہا گیا تھا:۔

(الف) "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا" (استثناء $\frac{18}{18}$)

(ب) "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا

مَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

اردگرد کے علاقوں کو انذار کرے۔ جو لوگ آخرت پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کتاب پر بھی ایمان لاتے ہیں

وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ○ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اس شخص سے ظالم تر کون ہے جو

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

اللہ تعالیٰ پر جھوٹے طور پر افترا کرتا ہے یا کہتا ہے کہ مجھ پر وحی نازل کی گئی ہے حالانکہ اس پر مطلقاً وحی نہیں ہوئی

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى

بھی (پھر اس سے کون ظالم تر ہے) جو کہتا ہے کہ میں بھی اس کی مانند نازل کر دوں گا جو خدا نے نازل کیا ہے؟ کاش تو دیکھے کہ

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا

جب یہ ظالم لوگ موت کے بھنور میں ہوں گے اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے

روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا" (یوحنا $\frac{16}{13}$)

گویا قرآن مجید نے یہود و نصاریٰ کو تمام سچائی سے آگاہ کیا اور وہ باتیں بتائیں جو وہ اور اُن کے باپ دادے نہ جانتے تھے۔

اس آیت میں لفظ عَلٰى بَشَرٍ کو اگر نکرہ عمومی رکھا جائے تو اس میں برہموؤں کا رد ہے جو اللہ کو مانتے ہیں مگر اس کے کلام اور الہام کے منکر ہیں۔

دوسری آیت میں قرآن مجید کے مُبَارَكٌ ہونے کا اعلان فرمایا۔ عربی زبان میں بِرْكَةٌ اُس تالاب کو کہتے ہیں جس میں اردگرد کا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید کا دعویٰ ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ کہ اس میں تمام صداقتیں اور قائم رہنے والی تعلیمات جمع کر دی گئی ہیں۔ اُمُّ الْقُرٰى مکہ معظمہ کا نام ہے کیونکہ وہاں سے روحانیت اور شریعت کا دودھ ساری دنیا کو دیا گیا۔ اس آیت میں انذارِ نبوی کے لئے پہلے مرحلے یعنی بلادِ عرب کا ذکر ہے دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے جامع پروگرام کو یوں بیان فرمایا ہے تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (الفرقان ع) کہ آپ سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے لئے انذار کرنے والے ہیں۔

تیسری آیت میں بتایا گیا ہے کہ افترا کرنے والے انسان عذاب کے مورد بنتے ہیں اور انہیں ذلت نصیب ہوتی ہے۔ اس رسول

أَيْدِيهِمْ ۚ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ

انہیں کہ رہے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو آج تمہیں ذلیل کن عذاب کی سزا دی

الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ

جائے گی کیونکہ تم اللہ تعالیٰ پر ناحق افترا کیا کرتے تھے اور تم

عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ○ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا

اللہ تعالیٰ کے احکام اور اسکی آیات کے مقابلہ پر تکبر کیا کرتے تھے۔ تم اب ہمارے پاس اکیلے اکیلے خالی ہاتھ حاضر ہو گئے ہو جس طرح

خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا

ہم نے تم کو ابتدا میں پیدا کیا تھا اور ہماری دی ہوئی تمام نعمتوں کو بھی اپنی پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ نیز ہمیں

نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ

تمہارے ساتھ تمہارے وہ سفارشی بھی نظر نہیں آتے جن کے بارے میں تم بڑے دعوے کیا کرتے تھے کہ وہ تمہارے متعلق اللہ کے شریک ہیں۔

لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ○ ع ۱۱ / ۱۷

اب تمہارے تمام باہمی تعلقات کٹ چکے ہیں اور تمہارے تمام مزعومہ مددگار تم سے گم ہو چکے ہیں۔

کی کامیابی وکامرانی اس کی صداقت کی واضح دلیل ہے ——— چوتھی آیت میں مکذبین و مشرکین اور افترا کرنے والوں سے خطاب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیگا کہ ہر شخص تنہا اپنے عقائد و اعمال کی جوابدہی کے لئے حاضر ہوا ہے اب بتاؤ کہ تمہارے جھوٹے معبود کہاں ہیں تم انکے متعلق بڑے دعوے کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ وہ خدا کے شریک ہیں وہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے ہماری نجات انکی سفارش سے ہو جائیگی۔ فرمایا کہ ہم نے انسانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے مگر انسان ان نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر انکا شکر ادا کرنیکی بجائے ان نعمتوں کو اپنے مصنوعی اور خود تراشیدہ معبودوں کی طرف منسوب کر دیتا ہے قیامت کے روز مشرک انسانوں کو احساس ہو گا کہ ہم قصور وار تھے۔ وہ نعمتیں بھی پیچھے رہ گئی ہیں اور جن معبودوں پر ہم تکیہ کئے ہوئے تھے وہ بھی آج ہمیں نظر نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیگا لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون کہ تمہارے باہمی تعلق بھی جاتے رہے اور تمہارے معبود بھی تم سے اوجھل ہو گئے۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانے والے اولین درخشندہ صحابہؓ

(حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے قلم سے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مشن کی تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے ایمان لانے والی حضرت خدیجہؓ تھیں جنہوں نے ایک لحظہ کے لئے بھی تردد نہیں کیا۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض حضرت ابوبکرؓ عبداللہ بن ابی قحافہ کا نام لیتے ہیں بعض حضرت علیؓ کا جن کی عمر اس وقت صرف دس سال کی تھی، اور بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارثہ کا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ جھگڑا فضول ہے۔ حضرت علیؓ اور زیدؓ بن حارثہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمی تھے اور آپؐ کے بچوں کی طرح آپؐ کے ساتھ رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا تھا اور ان کا ایمان لانا۔ بلکہ ان کی طرف سے تو شاید کسی قولی اقرار کی بھی ضرورت نہ تھی۔ پس ان کا نام بیچ میں لانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو باقی رہے اُن سب میں سے حضرت ابوبکرؓ مسلمہ طور پر مقدم اور سابق بالایمان تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر حسانؓ بن ثابت انصاری حضرت ابوبکرؓ کے متعلق کہتے ہیں:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْواً مِنْ أَخِي ثِقَةٍ
فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا
خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلُهَا
بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا
الثَّانِيَ التَّالِيَ الْمَحْمُودَ مَشْهَدُهُ
وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

یعنی جب تمہارے دل میں کبھی کوئی دردآمیز یاد تمہارے کسی اچھے بھائی کے متعلق پیدا ہو تو اُس وقت اپنے بھائی ابوبکرؓ کو بھی یاد کر لیا کرو اُس کی اُن خوبیوں کی وجہ سے جو یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں سے زیادہ متقی اور سب سے زیادہ منصف مزاج تھا اور وہ سب سے زیادہ پورا کرنے والا تھا اپنی اُن ذمہ داریوں کو جو اُس نے اُٹھائیں۔ ہاں ابوبکرؓ ہی تو ہے جو غار ثورؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوسرا شخص تھا۔ جس نے اپنے آپ کو آپؐ کی اتباع میں بالکل محو کر رکھا تھا اور وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا تھا

نوٹ:- یہ مضمون حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی مشہور کتاب سیرۃ خاتم النبیینؐ سے ماخوذ ہے۔ (ایڈیٹر)

اُسے خوبصورت بنا دیتا تھا اور وہ اُن سب لوگوں میں سے پہلا تھا جو رسولؐ پر ایمان لائے۔" (طبری)

حضرت ابوبکرؓ اپنی شرافت اور قابلیت کی وجہ سے قریش میں بہت مکرّم و معزز تھے اور اسلام میں تو اُن کو وہ رتبہ حاصل ہوا جو کسی اور صحابی کو حاصل نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے ایک لمحہ کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ میں شک نہیں کیا۔ بلکہ سنتے ہی قبول کیا اور پھر انہوں نے اپنی ساری توجہ اور اپنے جان اور مال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خدمت میں وقف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب صحابہ میں ابوبکرؓ کو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور آپؐ کی وفات کے بعد وہؓ آپؐ کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ اپنی خلافت کے زمانہ میں بھی انہوں نے بے نظیر قابلیت کا ثبوت دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق یورپ کا مشہور مستشرق سپرنگر لکھتا ہے کہ:-

"ابوبکرؓ کا آغازِ اسلام میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا اِس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ دھوکہ کھانے والے ہوں مگر دھوکہ دینے والے ہرگز نہیں تھے بلکہ صدقِ دل سے اپنے آپ کو خدا کا رسول یقین کرتے تھے۔"

اور سر ولیم میور کو بھی سپرنگر کی اِس رائے سے کلّی اتفاق ہے[1]۔

---

[1] لائف آف محمدؐ مصنفہ میور صفحہ ۵۶

سابقین

حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ اور زیدؓ بن حارثہ کے بعد اسلام لانے والوں میں **پانچ اشخاص** تھے جو حضرت ابوبکرؓ کی تبلیغ سے ایمان لائے اور یہ سب کے سب اسلام میں ایسے جلیل القدر اور عالی مرتبہ اصحاب نکلے کہ چوٹی کے صحابہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں:-

اوّل حضرت عثمانؓ بن عفّان جو خاندانِ بنو امیّہ میں سے تھے اسلام لانے کے وقت اُن کی عمر قریباً تیس سال کی تھی حضرت عمرؓ کے بعد وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے **تیسرے خلیفہ** ہوئے۔ حضرت عثمانؓ نہایت باحیا، باوفا، نرم دل، فیّاض اور دولتمند آدمی تھے چنانچہ کئی موقعوں پر انہوں نے اسلام کی بہت بہت مالی خدمات کیں۔ حضرت عثمانؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اندازہ اِس بات سے ہو سکتا ہے کہ آپؐ نے انہیں یکے بعد دیگرے اپنی دو لڑکیاں شادی میں دیں جس کی وجہ سے انہیں **ذُوالنُّورَین** کہتے ہیں۔

دوسرے عبدالرحمان بن عوفؓ تھے

جو خاندان بنو زہرہ سے تھے جس خاندان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ تھیں۔ نہایت سمجھدار اور بہت سُلجھی ہوئی طبیعت کے آدمی تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کا سوال انہی کے ہاتھوں سے طے ہوا تھا۔ اسلام لانے کے وقت اُن کی عمر قریباً تیس سال کی تھی۔ عہدِ عثمانی میں فوت ہوئے۔

تیسرے سعد بن ابی وقاصؓ تھے

جو اس وقت بالکل نوجوان تھے یعنی اس وقت اُن کی

عمر انیس 19 سال کی تھی۔ یہ بھی بنو زہرہ میں سے تھے اور نہایت دلیر اور بہادر تھے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عراق انہیں کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔

چوتھے زبیر بن العوامؓ تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے یعنی صفیہؓ بنت عبد المطلب کے صاحبزادے تھے اور بعد میں حضرت ابو بکرؓ کے داماد ہوئے۔ یہ بنو اسد میں سے تھے اور اسلام لانے کے وقت ان کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک خاص خدمت سر انجام دینے کی وجہ سے **حواری** کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ زبیرؓ حضرت علیؓ کے عہدِ حکومت میں جنگِ جمل کے بعد شہید ہوئے۔

پانچویں طلحہ بن عبید اللہؓ تھے جو حضرت ابو بکرؓ کے خاندان یعنی قبیلہ بنو تیم میں سے تھے اور اس وقت بالکل نوجوان تھے۔ طلحہؓ بھی اسلام کے خاص فدایان میں سے تھے۔ حضرت علیؓ کے عہد میں جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔

یہ پانچوں اصحاب عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی اُن دس اصحاب میں داخل ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے خاص طور پر جنت کی بشارت دی تھی اور جو آپؐ کے نہایت مقرب صحابی اور مشیر شمار ہوتے تھے۔[1]

ان لوگوں کے بعد اور لوگ جو شروع شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وہ بعض تو قریش میں سے تھے اور بعض دوسرے قبائل میں سے تھے۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:-

ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن الجراحؓ جن کے ہاتھ پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شام فتح ہوا۔ یہ نہایت نیک اور صوفی مزاج آدمی تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے **امین الملّۃ** کا خطاب عطا ہوا تھا۔ ابو عبیدہؓ قریش کے قبیلہ بنو فہر میں سے تھے جنہیں بعض اوقات فہر بن مالک کی طرف منسوب کرکے فہری بھی کہہ لیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کی نظر میں ابو عبیدہؓ کی اتنی قدر و منزلت تھی کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ اگر حضرت عمرؓ کی وفات پر ابو عبیدہؓ زندہ ہوتے تو وہی خلیفہ ہوتے۔ حضرت ابو بکرؓ نے جنہیں خلافت کا اہل قرار دیا تھا اُن میں سے ابو عبیدہؓ بھی تھے۔ ابو عبیدہؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں وبائے طاعون سے شہید ہوئے۔

پھر **عبیدہؓ بن الحارث** تھے جو بنو مطلب میں سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے۔ پھر **ابو سلمہؓ** بن عبد الاسد تھے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے اور بنی مخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی وفات پر ان کی بیوہ اُمّ سلمہؓ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی۔ پھر **ابو حذیفہؓ** بن عتبہ تھے جو بنو امیہ میں سے تھے۔ ان کا باپ عتبہ بن ربیعہ سردارانِ قریش میں سے تھا۔ ابو حذیفہؓ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔ پھر

---

[1] اصابہ و اسد الغابہ و ابن ہشام و طبری و زرقانی ؎

حضرت ابوبکرؓ کے زمانۂ خلافت میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی تھی۔ سعیدؓ بن زید تھے جو بنو عدی میں سے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے۔ یہ زید بن عمرو بن نفیل کے صاحبزادے تھے جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں ہی شرک ترک کر رکھا تھا۔ سعیدؓ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امیر معاویہ کے زمانہ میں فوت ہوئے۔ عثمانؓ بن مظعون تھے جو بنی جمح میں سے تھے۔ نہایت صوفی مزاج آدمی تھے۔ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں ہی شراب ترک کر رکھی تھی اور اسلام میں بھی تارکِ دنیا ہونا چاہتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں ہے اسکی اجازت نہیں دی۔ ارقمؓ بن ابی ارقم جن کے مکان کو جو کوہِ صفا کے دامن میں تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ ارقمؓ بنو مخزوم میں سے تھے۔ پھر عبداللہؓ بن جحش اور عبیداللہؓ بن جحش تھے۔ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے مگر قبیلہ قریش سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ زینبؓ بنت جحش جو بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں انہی کی بہن تھیں۔ عبیداللہ بن جحش ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں بھی بت پرستی ترک کر رکھی تھی۔ اسلام آیا تو وہ مسلمان ہو گیا لیکن جب وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گیا تو کسی وجہ سے وہاں اسلام سے منحرف ہو کر عیسائی ہو گیا۔ اس کی بیوہ اُمِّ حبیبہؓ جو قریش کے مشہور رئیس ابوسفیان کی لڑکی تھی بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آگئی۔

ان لوگوں کے علاوہ عبداللہؓ بن مسعودؓ تھے جو غیر قریشی تھے اور قبیلہ ہذیل سے تعلق رکھتے تھے۔ عبداللہ ایک بہت غریب آدمی تھے اور عقبہ بن ابی معیط رئیسِ قریش کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور آپؐ کی صحبت سے بالآخر نہایت عالم و فاضل بن گئے۔ فقہ حنفی کی بنیاد زیادہ تر انہی کے اقوال و اجتہادات پر مبنی ہے۔ پھر بلالؓ بن رباح تھے جو امیہ بن خلف کے حبشی غلام تھے۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں اذان دینے کا کام انہی کے سپرد تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے اذان کہنا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن جب حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں شام فتح ہوا تو ایک دفعہ حضرت عمرؓ کے اصرار پر انہوں نے پھر اذان کہی جس پر سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آ گیا۔ چنانچہ وہ خود اور حضرت عمرؓ اور دوسرے اصحاب جو اُس وقت موجود تھے اتنے روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ حضرت عمرؓ کو بلالؓ سے اتنی محبت تھی کہ جب وہ فوت ہوئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا "آج مسلمانوں کا سردار گزر گیا۔" یہ ایک غریب حبشی غلام کے متعلق بادشاہِ وقت کا قول تھا۔ پھر عامرؓ بن فہیرہ تھے جن کو حضرت ابوبکرؓ نے غلامی سے آزاد کرا کے خود اپنے پاس نوکر رکھ لیا تھا۔ پھر خبابؓ بن الارت تھے جو ایک آزاد شدہ غلام تھے اور ان دنوں مکہ میں لوہار کا کام کیا کرتے تھے۔ پھر ابوذرؓ تھے جو قبیلہ غفار

(باقی)

حاصلِ مُطالعہ

(جناب مولوی دوست محمدؐ صاحب شاھد)

(۱) جنّت کا دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے

حضرت امام بیہقیؒ نے اپنے دلائل میں خلیفہ رسولؐ حضرت عمر بن خطابؓ کی یہ حدیث درج فرمائی ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدمؑ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ حالانکہ ہنوز میں نے اُن کو پیدا بھی نہیں کیا۔ عرض کیا کہ اے رب مَیں نے اِس طرح سے پہچانا کہ جب آپ نے مجھؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی رُوح میرے اندر پھونکی تو مَیں نے سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر یہ لکھا ہُوا دیکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سو مَیں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے مقدّس نام کے ساتھ ایسے ہی وجود کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ واقع میں میرے نزدیک وہ تمام مخلوق سے پیارے ہیں۔ (بحوالہ نشر الطیب)

یہ حدیث تحریک احمدیت کے اس مخصوص نظریّہ کی زبردست تائید کرتی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے کلمہ صرف محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہُوا ہے بوجہ یہ کہ آپؐ ہی حضرتِ احدیت کے سب سے بڑھ کر محبوب ہیں اور جس طرح خدا تعالیٰ کی الوہیّت دائمی صداقت ہے اسی طرح رسالتِ محمدیہؐ بھی زمان و مکان کی قیود سے بالا اور ازلی ابدی حقیقت ہے۔ اسی لئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہؑ نے دنیا بھر میں یہ منادی فرمائی کہ:-

"دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔"

(حجۃ الاسلام صـ۱۳)

(۲) بیعت کی دلچسپ بنیادی شرط

حضرت میاں میرؒ کے مرید اور شاہجہان کے فرزند شہزادہ محمد دارا شکوہ قادریؒ نے "حسنات العارفین" میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے کہا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ مرید ہو جاؤں۔ فرمایا کہو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ چشتی رسول اللّٰہ

اس نے ایسا ہی کہا اس پر خواجہ نے اُسے مرید کر لیا۔

(اردو ترجمہ "حسنات العارفین" صـ۳۴۔ ناشر منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور)

(۳) محرّم کا بڑا مبارک مہینہ

حضرت مہدیٔ معہود بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ محرم کا مہینہ بڑا مبارک مہینہ ہے۔ ترمذی میں اس کی فضیلت کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھی ہے کہ فیہ یوم تاب اللہ فیہ علیٰ قومٍ ویتوب فیہ علیٰ قومٍ آخرین یعنی محرم میں ایک ایسا دن ہے جس میں خدا نے گزشتہ زمانہ میں ایک قوم کو بلا سے نجات دی تھی اور مقدر ہے کہ ایسا ہی اسی مہینہ میں ایک اور قوم کو نجات ملے گی۔"

(دافع البلاء صفحہ ۳ حاشیہ)

(۴) مسلمانانِ عالم کو دعوتِ اتحاد

حضرت سیدنا المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سنہ ۱۹۲۲ء میں مسلمانانِ عالم کو دعوتِ اتحاد دیتے ہوئے فرمایا :۔

"قومی ترقی چاہتے ہو تو مشترک امور میں ایک ہو جاؤ۔۔۔ اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ اختلاف مٹا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے رحمۃ للعالمین وجود کے آنے پر بھی اختلاف رہا۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف اُمّتی رحمۃ فرما دیا تو اس سے ڈرنا اور گھبرانا کیوں؟ اختلاف کو رحمت بناؤ نہ کہ لعنت۔ اب میں بتاتا ہوں کہ اختلاف رحمۃ کیوں ہے؟ دیکھو اگر سائنس دانوں میں اختلاف نہ ہوتا تو یہ ایجادات جو آئے دن ہو رہی ہیں اور جن سے ملک اور قوم کو نفع پہنچتا ہے کیونکر ہوتیں۔ اسی اصول پر اگر اُمّت میں رہ کر اختلاف کریں تو رحمۃ کا موجب ہوگا۔ اس نکتہ کو سمجھ لو اگر تم باوجود اختلاف کے اتحاد کرو گے تو کیوں رحمت نہ ہوگا۔۔۔۔۔ میں نے مسلمانوں کو بارہا اتحادِ اسلامی کی تحریک کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اس قسم کے جھگڑوں میں اغراضِ مشترکہ میں اتحاد کے وقت نہ پڑیں۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے ہم اس سے اختلاف رکھتے ہوئے بھی اتحاد کر لیں۔" (لیکچر شملہ صفحہ ۲۹)

(۵) انگریزوں کی خود کاشتہ فصل

شورش کاشمیری نے کتاب "سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کے تازہ ایڈیشن میں لکھا ہے :۔

"اب مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ وہ سیاسی مسلمان ہوگئے ہیں۔ خود علماء کو اپنے فرائض و مناصب کا احساس نہیں رہا۔ غیروں کو مسلمان بناتے بناتے **مسلمانوں کو کافر بنانے کی تحریکیں** چلا دی ہیں۔ ہندوستان میں **یہ فصل انگریزوں نے کاشت کی۔** پہلے لوگ اہل اللہ کی نگاہ سے مسلمان ہوتے

تھے اب اہلِ علم کی زبان سے کافر ہو رہے ہیں۔" (صفحہ ۲۷۸)

(۶) غیر مسلم اکثریت؟

حافظ عبد القادر صاحب روپڑی صدر جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان نے ۵ ارمئی ۱۹۷۰ء کو ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جس طرح حضرت عمر فاروقؓ حق اور اس کے مقابلہ میں ابوجہل مجسمۂ کفر تھا یا حضرت صدیق اکبرؓ سچائی کے مینار تھے اور ابولہب جھوٹ کا پلندا تھا اسی طرح اسلام اور سوشلزم میں ہرگز پیوندکاری نہیں ہو سکتی اور جو لوگ اسلامی سوشلزم کے نعرے کی حمایت کر رہے ہیں دراصل وہ اسلام سے برگشتہ اور حضور علیہ السلام کے خاتم النبیین ہونے سے انکاری ہیں۔ آپ نے کہا سوشلزم ایک لعنت اور کفر ہے سوشلسٹوں کو ووٹ دینا یا ان کی حمایت کرنا بے ایمانی کی علامت ہے۔" (جماعت اسلامی کا آرگن۔ ندائے ملت ۱۶ ارمئی ۱۹۷۰ء صفحہ ۲)

اگر جناب روپڑی صاحب کا یہ فتویٰ واقعی کتاب و سُنّت کے مطابق ہے تو آزاد کشمیر کے میجر محمد ایوب کو اس سال "انکارِ ختم نبوت" کی آڑ میں "غیر مسلم اکثریت" کے خلاف بھی ایک قرارداد پیش کر دینی چاہیئے۔

(۷) قرآن کی معنوی تحریف پر عذاب؟

ہفت روزہ چٹان ۷ رجنوری ۱۹۶۳ء کا ایک اقتباس بلا تبصرہ:۔

"ہمارے ایک ثقہ دوست نے احمد پور شرقیہ کے ایک جلسہ کی روداد بھیجی ہے۔ یہ جلسہ ۲۸ ردسمبر کو صوفی صالح محمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع کو محمد عمر (اچھروی) نے مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔ احمد علی لاہوری، عطاء اللہ شاہ بخاری اور حماد اللہ ان تینوں پر اس لئے فالج گرا کہ یہ تینوں **قرآن مجید میں معنوی تحریف کرتے تھے۔ خدا کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوا تینوں کے پہلو مارے گئے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے حتیٰ کہ مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوا** وغیرہ۔"

(۸) معراج کی انوکھی تفسیر

احراری "امیر شریعت" کی تفسیر کا ایک نمونہ حکیم مختار احمد الحسینی کے قلم سے ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:۔

"شاہ جی پنجاب کے دور افتادہ گاؤں میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے ٹھیٹھ پنجابی میں بیان کرتے چلے گئے۔ فرمایا حضورؐ عرش کو چلے تو کائنات تھم گئی۔ اب تھم گئی کو پنجابی میں سمجھانا

شروع کیا کہ رُک گئی۔ پھر فرمایا ٹھہر گئی۔ لوگوں کو پوچھا کچھ سمجھے۔ زیادہ تر سرنفی میں ہلے۔ آپ نے سر کو جنبش دی اور کروٹ لے کر کہا۔ میرے ہالیو (ہل جوتنے والو) اللہ کا محبوب عاشق کے گھر کو چلا تو حُسن و جمال کے اس پیکرِ متحرک کو دیکھ کر کائنات تھم گئی، ٹھہر گئی، رُک گئی (تسی حالی وی نئیں سمجھے تے میں تہانوں سمجھاناں ؎

تیرے لونگ دا پیا لشکارا
تے ہالیاں نے ہل ڈک لئے

(فرمودات امیر شریعت" حصہ اول ص ۲۴-۲۵ مکتبہ تعمیر حیات۔ دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور)

(۹) پاکستان کا احراری تصوّر

"ستارہ ڈائجسٹ" اگست ۱۹۶۶ء ص ۱۹۹ پر مندرج ایک چشم دید واقعہ :-

"دلّی دروازے کے باہر بڑے دُھوم دھڑکے سے کانفرنس ہوئی جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پاکستان اور پاکستانیوں کا ذکر ان حسین الفاظ میں کیا :-

"یہ لوگ پاکستان مانگتے ہیں... پاکستان جانتے ہو کیا مانگتے ہیں پاکستان... پاکی استان... انہیں پاکستان چاہیئے۔ دے دیجئے استرے اُن

کے ہاتھوں میں اور بھیج دیجئے غسل خانوں میں"

(۱۰) انگریز کی بساطِ سیاست کے مُہرے

چودھری افضل حق "مفکرِ احرار" مسلمان ممالک کے حکمرانوں بالخصوص مشرق وسطیٰ کے امراء شیوخ و سلاطین کو انگریزوں کے ایجنٹ یقین کرتے تھے چنانچہ اپنی کتاب "تاریخ احرار" میں لکھتے ہیں :-

۱۔ "مکّے کا شریف حسین انگریزی تدبیروں کا کامیاب مُہرہ تھا جس کے ذریعے سارے عرب میں بغاوت کی آگ پھیلا دی لیکن جنگ کے بعد اپنے سنہری خوابوں کو بالکل ریت میں بدلا دیکھ کر انگریز کے خلاف ہاتھ پاؤں ہلانا چاہتا تھا۔ انگریز کی بساطِ سیاست پر ایسے بیسیوں مُہرے موجود رہتے ہیں جنہیں وہ ضرورت کے وقت کام میں لانے کے لئے زیرِ نظر رکھتا ہے اس نے شریف حسین کو ابن سعود سے مات دلائی اور اسے بھی ترکوں کے آخری خلیفہ کا سا انجام دیکھنا پڑا۔" (ص ۸۱ طبع دوم)

۲۔ "آج اسلامی ممالک کے اجزاء ایک دوسرے سے علیحدہ اور آزاد ہیں۔ دو کروڑ کی آبادی سے لے کر ۱۵/۱۰ ہزار کے قبائل پر شاہ اور شیخ مسلط ہیں اور یہ اسلامی شاہ اور شیخ شاہ شطرنج کی طرح انگریز اور یورپی پیادوں کے آگے پیچھے بھاگتے ہیں۔"

(ص ۱۲۴ طبع دوم)

سو "مصر، ترکی، عرب، ایران، مراکش اور افغانستان نے الگ الگ رہ کر کیا فائدہ اُٹھایا جو ہم ہندوستان میں اُٹھائیں گے۔ کیا یہ ممالک کسی بڑی یورپی سلطنت سے الگ الگ رہ کر دو دن بھی ٹکر لے سکتے ہیں۔ ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد چُن کر امراء نے مسلمانوں کی عام قوتوں کو برباد کر رکھا ہے۔ ہم مسلمانوں کی موجودہ پریشان حالی کا باعث **شیوخ، سلاطین اور امراء کو سمجھتے ہیں**۔ غریب مسلمان اب بھی دنیا کی عظیم قوت بن سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کے سر سے امراء، **شیوخ اور سلاطین کا منحوس سایہ اُٹھ جائے**۔"

(صفحہ ۱۲۱ طبع دوم)

(۱۱) چودھری محمد ظفر اللہ خان کی اسلامی خدمات کا اعتراف

پاکستان کے سابق وزیر اعظم چودھری محمد علی صاحب اپنی کتاب "ظہورِ پاکستان" میں مملکتِ پاکستان کے ابتدائی دور کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"عالمِ اسلام کی آزادی، استحکام، خوشحالی اور اتحاد کے لئے کوشاں رہنا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک مستقل مقصد ہے۔ حکومتِ پاکستان کا ایک اوّلین اقدام یہ تھا کہ مشرقِ وسطیٰ کے ملکوں میں ایک خیر سگالی وفد بھیجا گیا۔ پاکستان نے فلسطین میں عربوں کے حقوق کو اپنا مسئلہ سمجھا اور اقوامِ متحدہ میں **پاکستان کے وزیرِ خارجہ ظفر اللہ خان اس کے فصیح ترین ترجمان تھے**۔ علاوہ ازیں انڈونیشیا، ملایا، سوڈان، لیبیا، طونس، مراکش، نائیجیریا اور الجزائر کی آزادی کی مکمل حمایت کی گئی۔ مغربی ایریان کے مسئلے پر پاکستان نے انڈونیشیا کا پورا ساتھ دیا۔ کئی مسلم ملکوں کے ساتھ دوستی کے معاہدے کئے گئے ہیں اور ثقافتی ارتباط کا انتظام کیا گیا ہے۔ مؤتمر عالمِ اسلامی کی تنظیم عمل میں لائی گئی۔" (صفحہ ۴۴۵)

مسئلہ کشمیر کے متعلق چودھری صاحب کی شاندار وکالت پر درج ذیل الفاظ میں خراجِ تحسین ادا کیا ہے :-

"سلامتی کونسل نے ۱۵ر جنوری ۱۹۴۸ء کو ہندوستان کی شکایت اور پاکستان کے جواب کی سماعت شروع کی۔ ظفر اللہ خان نے مقدمہ کی **ایسی اعلیٰ وکالت کی** کہ سلامتی کونسل کو یقین آگیا کہ مسئلہ محض کشمیر سے نام نہاد حملہ آوروں کو نکال دینے کا نہیں ہے جیسا کہ ہندوستان کا نمائندہ اسے باور کرانا چاہتا تھا بلکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے تعلقات کو منصفانہ اور پُرامن اساس پر استوار کیا جائے اور تنازع کشمیر کو ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق حل کیا جائے۔"

(ظہورِ پاکستان صفحہ ۲۶۰)

(۱۲) اہلحدیثوں کا اسلام اَور ہے بریلویوں کا اور؟

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک بار اپنے اہلحدیث بھائیوں کو نصیحت کی کہ:

"بریلوی اصحاب، اہل حدیث حضرات اور دیوبندی حضرات کو کافر کہا کرتے ہیں آپ اس پر ناراض نہ ہوا کریں۔ ان کی مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ جو اسلام ہم رکھتے ہیں اہل حدیث اور دیوبندی اس سے منکر ہیں اس لئے وہ کافر ہیں۔ سو آپ لوگ بخوشی زبانِ کفر نابکم ایسے اسلام سے انکار کر دیا کریں۔"

(اہلحدیث ۲۱/دسمبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۳ کالم ۱)

(۱۳) اسلام کی ترقی کا واحد ذریعہ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فتح وظفر کی کلید تھے۔ حضورؓ نے زندگی بھر احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کو تبلیغِ اسلام کے مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش کی اور اس بنیادی نکتہ کی طرف راہ نمائی فرمائی کہ عہدِ حاضر میں اسلام کی فتح اور ترقی تبلیغ سے وابستہ ہے۔ مثلاً یکم اکتوبر ۱۹۴۳ء کو فرمایا:۔

"آج اسلام کی ترقی کے لئے چاروں طرف تلوار کا راستہ بند اور مسدود ہو چکا ہے ۔۔۔ لیکن اس دنیا کے پردہ پر ایک احمدیہ جماعت ایسی ہے جو اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان رکھتی ہے کہ توپوں کے ذریعہ سے نہیں، تلواروں کے ذریعہ سے نہیں، بندوقوں کے ذریعہ سے نہیں، ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے نہیں بلکہ تبلیغ اور تعلیم اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ سے پھر دوبارہ ان گرتے ہوئے قلعوں کی تعمیر کی جائیگی، پھر دوبارہ اسلام کے احیاء کی کوشش کی جائیگی، پھر دوبارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو کسی چوٹی پر نہیں، کسی پہاڑ پر نہیں، کسی قلعہ پر نہیں بلکہ دنیا کے قلوب پر گاڑا جائیگا اور اس میں کیا شبہ ہے کہ دلوں پر گاڑا ہوا جھنڈا اس جھنڈے سے بہت زیادہ بلند اور بہت زیادہ مضبوط اور بہت زیادہ پائیدار ہوتا ہے جسے کسی پہاڑ کی چوٹی یا قلعہ پر گاڑ دیا جائے پس آج اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ میں لگ جائے اور غیر احمدیوں کو بھی تلقین کرے کہ وہ دوسرے مذاہب والوں کو تبلیغ کیا کریں ۔۔۔ پس صرف خود ہی تبلیغ نہ کرو بلکہ ہر غیر احمدی کو جو تمہیں ملتا ہے سمجھاؤ اور اسے بتاؤ کہ آج اسلام کی ترقی کا صرف یہی ایک حربہ رہ گیا ہے اس کے سوا کوئی اور ذریعہ اسلام کی ترقی کا نہیں۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۲۶۴-۲۶۵)

اظہارِ حق

(جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد)

گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے　　دُنیا میں اور حاملِ قرآن کون ہے
کرتا ہے کون دین کی تبلیغ ہر طرف　　کرتا ہے جو نثار دل و جان کون ہے
فرصت نہیں ہے فتنہ و افساد سے تمہیں　　تم میں بتاؤ حاملِ فرقان کون ہے
رُوحِ عمل نکل کے ثریا پہ جا چکی　　بتلاؤ تم میں صاحبِ ایمان کون ہے
وہ کون ہے جو جیفۂ دُنیا پہ گر گیا　　اور غم میں دیں کے آج پریشان کون ہے
ناموسِ مصطفےٰ کا تمہیں پاس ہی نہیں　　تم میں نبی کا تابعِ فرمان کون ہے
خارج قرار دیتے ہو اسلام سے جنہیں　　ان کے بغیر دیں کا نگہبان کون ہے
مومن کو جو سمجھتا ہے "کافر" وہ خود ندیم!　　لازم ہے ایسے شخص کی پہچان۔ کون ہے
کشمیر کی اسمبلی میں اُٹھی صدائے کفر　　ہم جانتے ہیں مفسدِ ارکان کون ہے
ناکام و نامراد رہے گا عدُو مدام　　پہنچائے حق کے بندوں کو نقصان کون ہے
پیہم رواں دواں ہے محمد کا کارواں　　حائل ہو اس کی راہ پہ شیطان۔ کون ہے؟
اسلام کے چمن میں ہے جس سے بہار آج　　تم جانتے ہو رُوحِ گلستان کون ہے!
رُوئے زمیں پہ دینِ محمد کا غمگسار　　آؤ تمہیں بتائیں وہ انسان کون ہے
جس کو خدا نے ناصرِ دینِ ہُدیٰ کہا　　اس کے بغیر دیں کا پہلوان کون ہے

ہم جان و دل سے شاہِ محمد کے ہیں غلام
جس کو نہیں یقین وہ نادان کون ہے

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر نہایت کامیاب پریس کانفرنس

(جناب مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ)

تمہید

امسال جماعت احمدیہ کے ۸۱ ویں سالانہ جلسہ کے اختتام پر مورخہ ۲۹ر دسمبر ۷۳ء کو تحریک جدید گیسٹ ہاؤس ربوہ میں ایک تاریخی اور نہایت کامیاب پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ڈنمارک، امریکہ، یوگوسلاویہ، سویڈن، گھانا، کینیا، نائیجیریا، سیرالیون، مغربی جرمنی، انگلستان، سوئٹزرلینڈ، ملائیشیا، انڈونیشیا اور مارشیس سے آمدہ احمدی وفود کے لیڈروز نے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں اے پی پی، پی پی آئی خبر رساں ایجنسیوں کے اعلیٰ نمائندگان اور ملک بھر کے متعدد اخبارات کے سینئر صحافی احباب دو درجن کی تعداد میں شامل ہوئے۔ یہ **چودہ ممالک** کے احمدی وفود کے نمائندگان نے اپنے اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے ایمان افروز حالات بیان کئے اور ہر ایک مندوب نے صحافی احباب کے متعدد سوالات کے نہایت عمدہ اور اس قدر دلکش جوابات دیئے کہ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر جب لنچ کے لئے بلایا گیا تو صحافی احباب نے دلچسپ پریس کانفرنس کی کارروائی کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی اور کہا کہ ظاہری اور مادی غذا تو وہ روزانہ کھاتے ہیں مگر اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے ایمان افروز حالات پر مشتمل یہ روحانی غذا روزانہ نہیں ملتی۔ یہ کامیاب پریس کانفرنس محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے خاص انتظام سے منعقد ہوئی۔ صاحبزادہ صاحب نے انگریزی میں افتتاحی خطاب کیا اور بعد میں بھی وقتاً فوقتاً پریس نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ تین گھنٹے تک پوری دلچسپی اور شوق و ذوق کے ساتھ پریس کانفرنس جاری رہی۔

غیر ملکی وفود کے نمائندگان کی پریس کانفرنس کے اختتام پر صحافی احباب کی خواہش پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود تشریف لائے۔ آپ نے صحافی احباب سے بے تکلف ہو کر باتیں کیں اور صحافی احباب کے متعدد سوالات کے بصیرت افروز جوابات دیئے جن سے صحافی احباب بہت محظوظ ہوئے۔ ربوہ سے لاہور واپسی کے سفر میں ایک صحافی دوست نے حضور انور کے بارے میں فرمایا کہ آج Living World کی سب سے عظیم ہستی سے ملاقات و گفتگو کا موقعہ ملا ہے۔

ملکی اخبارات میں ربوہ پریس کانفرنس کے بارے میں خوب چرچا ہوا۔ انعقاد سے پہلے اور بعد میں تفصیلی خبریں

شائع ہوئیں۔

(۱)

"جماعت احمدیہ کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر پریس کانفرنس"

مندرجہ بالا عنوان قائم کر کے روزنامہ نوائے وقت لاہور نے مؤرخہ ۲۲/دسمبر کو نامہ نگار خصوصی کی طرف سے صفحہ اوّل پر یہ خبر شائع کی :-

"لاہور۔ ۲۱/دسمبر (نامہ نگار خصوصی) جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ربوہ میں ایک پریس کانفرنس منعقد ہوگی جس سے سالانہ جلسے میں شرکت کرنے والے غیر ملکی مندوب خطاب کریں گے۔ واضح رہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلا موقعہ ہے کہ ربوہ میں سالانہ جلسہ پر پریس کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے جس میں تمام ملکی اخباروں کے سینئر نامہ نگاروں کو مدعو کیا گیا ہے۔"

قریباً یہی خبر لاہور کے اخبارات امروز، مشرق، مغربی پاکستان، مساوات، پاکستان ٹائمز، سیاست اور وفاق میں بھی شائع ہوئی جس پر بعض اخبارات نے مخالفت شروع کر دی۔

(۲)

"باغیرت صحافی ربوہ پریس کانفرنس کا بائیکاٹ کریں"

ہفت روزہ اہلحدیث لاہور نے مؤرخہ ۲۸/دسمبر کے شمارہ میں مذکورہ بالا عنوان سے اداریہ شائع کرتے ہوئے لکھا :-

"ہم ملک کے باغیرت صحافیوں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان و یقین رکھنے والے نامہ نگاروں سے عرض کریں گے کہ ربوہ کی پریس کانفرنس کا بائیکاٹ کریں تاکہ ان کا دامن فاسد اور گمراہ کن عقائد کی اشاعت سے آلودہ نہ ہونے پائے۔"

احمدیت کے معاندین کی طرف سے بائیکاٹ کی ان اپیلوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کی پریس کانفرنس میں متعدد اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کے دو درجن کی تعداد میں اعلیٰ نمائندگان نے شرکت کر کے پریس کانفرنس کے بارے میں تفصیل سے نمایاں خبریں شائع کیں۔

(۳)

روزنامہ مساوات کی خبر

روزنامہ مساوات نے مورخہ ۳۰/دسمبر کو ربوہ پریس کانفرنس میں شریک چودہ ممالک کے مندوبین کی تصویر شائع کرتے ہوئے یہ خبر شائع کی :-

"احمدیہ جماعت کے خلیفہ مرزا ناصر احمد نے واضح کیا کہ جماعت احمدیہ قیامت تک سیاست سے بالاتر رہ کر مذہب کی خدمت کرے گی اور کبھی بطور جماعت سیاست میں حصہ نہیں لے گی۔ آج ربوہ میں صوبائی دارالحکومت کے اخبار نویسوں کی ایک جماعت سے بات چیت کرتے ہوئے

انہوں نے کہا کہ اگر ان کی جماعت سیاست میں ملوث ہو جائے تو وہ مذہبی تربیت کا مقصد پورا نہیں کر سکے گی۔

انہوں نے کہا کہ احمدی انفرادی سطح پر سیاست میں دلچسپی لے سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی روک ٹوک نہیں کیونکہ ملکی سیاست ملک کے عوام کے ہاتھوں میں ہوتی ہے اور وہ بھی عوام کا ایک حصہ ہیں مگر انہیں بہرصورت مذہبی راہنمائی کے لئے ربوہ کے مرکز سے ہی رجوع کرنا پڑے گا۔

انہوں نے کہا کہ احمدیہ جماعت کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں دوسرے مسلمان فرقوں کے ساتھ جہاں چند مسائل پر اختلاف موجود ہیں وہاں بیشتر بنیادی مسائل پر اتفاق بھی پایا جاتا ہے انہوں نے مسلمان فرقوں کے درمیان اتفاق کی بنیادوں کو مضبوط بنانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی جماعت عدم تشدد پر یقین رکھتی ہے۔

تحریک جدید کے اکیاسیویں سالانہ کنونشن میں شریک ہونے والے چودہ ممالک کے مندوبین نے بتایا کہ ایشیا، افریقہ، لاطینی امریکہ اور یورپ کے مختلف ممالک میں احمدیہ مشن سرگرمی سے تبلیغی پرچار کر رہے ہیں اور اس کے رفاہی کاموں میں بھی بھرپور طریقے سے حصہ لے رہے ہیں۔ [illegible] ایشیا، افریقہ، انڈونیشیا، سیرالیون، سویڈن، نائیجیریا، [illegible] گھانا

ڈنمارک، ماریشس، مغربی جرمنی اور امریکہ کے مندوبین نے پریس کانفرنس میں کہی۔

امریکی وفد کے سربراہ مسٹر رشید احمد نے بتایا کہ امریکہ میں احمدی مشن نے بنگلہ دیش کے مسئلہ پر پاکستانی موقف کی ڈٹ کر حمایت کی اور اسی مشن کی بدولت امریکی عوام کو پاکستان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔

انہوں نے کہا کہ امریکی مسلمانوں کے پاکستان کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں اور ان تعلقات کی بنیاد مشترکہ مذہب پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں عرب ممالک کے باشندے روپیہ کمانے کی غرض سے آتے ہیں اور وہاں اپنی زبانیں بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ احمدیہ مشن کی وجہ سے امریکہ میں اسلام کی روشنی پھیل رہی ہے۔

ڈنمارک وفد کے سربراہ مسٹر عبدالسلام میڈسن نے بتایا کہ ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران ڈنمارک کے نوجوان احمدیوں نے حکومت پاکستان کو اپنی خدمات پیش کیں اور پارلیمنٹ کے سامنے پاکستان کے حق میں مظاہرہ کیا۔

یوگوسلاویہ کے وفد کے سربراہ نے بتایا کہ یوگوسلاویہ کو ایک سوشلسٹ ملک ہے مگر اسکے باوجود وہاں مذہبی پرچار کی پوری آزادی ہے انہوں نے بتایا کہ وہاں مسلمان مکمل طور پر آزاد ہیں اور پوری آزادی کے ساتھ مذہب کی ترویج کیلئے سرگرم ہیں۔

کینیا کے مندوب مسٹر اے۔ ایم گاکوریا نے بتایا کہ شروع شروع میں مشرقی افریقہ میں احمدی تحریک کو مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر اب مختلف مشنوں کے ذریعہ افریقہ میں اسلام کی روشنی پھیل رہی ہے۔

صباح (ملیشیا) کے مندوب نے بتایا کہ اُن کے ملک میں چونکہ زیادہ تر لوگ تعلیم یافتہ ہیں اسلئے اسلامی عقائد کی تبلیغ پورے جوش و خروش سے ہو رہی ہے۔

ماریشس کے مندوب مسٹر ایم کے جواہر نے بتایا کہ ان کے ملک میں مسلمانوں کی کل تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے جن میں سے دو ہزار احمدی ہیں۔ احمدیوں نے چھ مساجد قائم کی ہیں اور وہاں کا مشن ایک اخبار بھی نکالتا ہے۔

سویڈن کے مندوب مسٹر عزت اولوچ نے بتایا کہ سویڈن میں احمدیہ تحریک کے پچاس سرگرم کارکن ہیں جو دن رات اسلام کا پرچار کر رہے ہیں۔

سیرالیون کے مسٹر این۔ کے گامانگا نے پاکستانیوں کے رویّہ کی ازحد تعریف کی اور کہا کہ ان کا حُسنِ سلوک منفرد اور بے مثال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ احمدیہ مشن سیرالیون میں ۲۶ پرائمری سکول، ۶ سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال ہیں جو فلاحی بنیادوں پر چل رہے ہیں۔

گھانا کے مندوب الحاج جے۔ ایس الحسن شطار نے بتایا کہ ان کے ملک میں احمدی مشن نے لڑکوں کے چھ اور لڑکیوں کا ایک سکول قائم کر رکھا ہے ان سکولوں سے غیر احمدی اور عیسائی طلباء بھی مستفید ہو رہے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کے مندوب مسٹر اسماعیل وِلیں نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں احمدیوں کی تعداد ۲۹۵ ہے اور سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے لوگ عمومی طور پر مذہب سے بیگانہ ہیں مگر اس کے باوجود احمدی مشن پُر امید ہے۔

انڈونیشیا کے مسٹر ایس۔ یحییٰ پنتو نے بتایا کہ ان کے ملک میں احمدی مشن کی ساٹھ انجمنیں ہیں اور کم از کم بیس ہزار خاندان احمدی خاندان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ انڈونیشیا کی فوج میں بھی بہت سے احمدی ہیں۔

نائیجیریا کے مندوب الحاج عبدالعزیز اوموُلا نے بتایا کہ احمدی مشن نے بہت سی برانچیں قائم کر رکھی ہیں اور پرائمری سکولوں اور سیکنڈری سکولوں کے علاوہ کلینک بھی قائم کئے ہیں۔

مغربی جرمنی کے مندوب نے بھی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

(۴)

نوائے وقت میں پریس کانفرنس کا ذکر

"جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں"

"ہم دوسرے مسلمانوں سے اختلافات ختم کرنے کی

کوششوں کا خیر مقدم کریں گے۔ مرزا ناصر احمد"

"احمدی عقیدةً قرآن حکیم کو مکمل کتاب اور رسول اکرمؐ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ مرزا ناصر احمد"

روزنامہ نوائے وقت لاہور نے مذکورہ بالا عنوانات قائم کر کے یہ خبر شائع کی:۔

"لاہور ۲۹ر دسمبر (سٹاف رپورٹر) احمدیہ جماعت کے سربراہ حافظ مرزا ناصر احمد نے ربوہ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ ان کی جماعت ملکی سیاست میں نہ تو حصہ لینے کی خواہش رکھتی ہے اور نہ ہی کبھی عملی سیاست میں حصہ لیا ہے۔ یہ ایک تبلیغی جماعت ہے۔

جماعت کے سربراہ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مسلمانوں میں بالخصوص پاکستان میں موجودہ مختلف فرقے اگر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں تو ان کی جماعت متنازعہ فیہ مسائل پر تبادلہ خیال کرنے کو تیار ہے۔ آپ نے کہا کہ متنازعہ فیہ مسائل تو بہت کم ہیں جبکہ بیشتر امور میں ان کی جماعت اور دیگر فرقوں کے خیالات ایک ہی ہیں۔ لہذا پہلے ہمیں ان خیالات کو سامنے رکھ کر باہمی اختلافات کو ختم کرنا چاہیئے۔ حافظ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ ان کا تبلیغی مشن دنیا بھر کے ممالک میں دین اسلام کے فروغ کے لئے کوشاں ہے اور انہیں جو کامیابی حاصل ہو رہی ہے اس سے وہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ آئندہ سو برس میں دنیا بھر میں صرف ایک مذہب کو غلبہ حاصل ہوگا اور وہ اسلام ہوگا۔ اس سے قبل غیر ممالک کے وفود کے لیڈر مسٹر عبدالسلام میڈسن اور وکیل التبشیر مرزا مبارک احمد نے ایک پریس کانفرنس میں مغربی جرمنی، نائیجیریا، انڈونیشیا، سوئٹزرلینڈ، گھانا، کینیا، ڈنمارک، امریکہ، سیرالیون، سویڈن، ماریشس، صباح اور یوگوسلاویہ میں احمدی تحریک کی کوششوں سے دین اسلام کے فروغ کے سلسلہ میں کی جانے والی جدوجہد اور اپنی کامیابیوں کی تفصیل بیان کی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک میں مذہب سے فرار کے عام رواج نے تبلیغی کام کو آسان بنا دیا ہے اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ دوسرے مذاہب چھوڑ کر ہر سال دائرہ اسلام میں آ رہے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی وضاحت کی کہ انکی جماعت عقیدةً قرآن حکیم کو مکمل کتاب اور رسول اکرمؐ کو خاتم النبیین مانتی ہے اور کلمہ طیبہ اور توحید باری تعالیٰ میں بعینہٖ اسی طرح یقین رکھتی ہے جس طرح مسلمانوں کے باقی فرقے یقین رکھتے ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ملک میں موجود مسلمانوں کے فرقوں کے اتحاد کے لئے ان کی جماعت ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔"

(۵)

روزنامہ مشرق کی رپورٹ

"احمدیہ مشن کی کوششوں سے مختلف ممالک کے پاکستان سے تعلقات بہتر ہوئے ہیں۔"

روزنامہ مشرق لاہور نے مذکورہ بالا عنوان قائم کر کے یہ خبر شائع کی :-

"ربوہ ۲۹ دسمبر (نمائندہ خصوصی) ایشیا، افریقہ، امریکہ اور یورپ کے چودہ ممالک سے آئے ہوئے جماعت احمدیہ کے وفود کے رہنماؤں نے بتایا ہے کہ احمدیہ مشن کی کوششوں سے دنیا کے مختلف ممالک اور پاکستان کے درمیان بہتر تعلقات ہوئے ہیں۔ یہ بات آج غیر ملکی وفد کے لیڈر اور ڈنمارک مشن کے انچارج مسٹر عبدالسلام میڈسن نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتائی۔ جماعت کے غیر ملکی مشن کے انچارج مرزا مبارک احمد بھی کانفرنس میں موجود تھے۔ یہ افراد سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے ربوہ آئے تھے۔

مسٹر عبدالسلام میڈسن نے بتایا کہ جرمنی، ڈنمارک، ناروے اور دوسرے یورپی ممالک کے لوگ مذہب سے دور ہو رہے تھے لیکن احمدیہ مشن کی سرگرمیوں سے مذہب کے دائرہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ سات رکنی امریکی وفد کے لیڈر مسٹر رشید احمد نے بتایا کہ امریکہ میں سیاہ فام اور سفید فام آبادی میں مذہب سے منافرت کو دور کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے غیر رسمی بات چیت میں زور دیا کہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے مابین بنیادی مسائل میں کوئی فرق نہیں ہمیں اختلافی نکات کو ہوا نہیں دینی چاہیئے اور کفر و الحاد کی طاقتوں کے خلاف پوری طرح متحد ہو جانا چاہیئے۔"

(۶)

مسلم اتحاد کیلئے امام جماعت احمدیہ کی پُرزور تحریک

روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور نے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے عظیم اجتماع کی تصویریں میں حضرت امام جماعت احمدیہ تقریر کر رہے ہیں شائع کر کے اے پی پی اور پی پی آئی کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی :-

"لائل پور ۲۹ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے تمام مسلمان فرقوں کے درمیان اتحاد اور رواداری کی پُرزور تحریک کی اور کہا کہ تمام مسلمان فرقوں کو ایک دوسرے کے خیالات پر تحمل اور بردباری سے پیش آنا چاہیئے تا کہ تمام مسلمان متحد ہو کر اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کر سکیں جو دنیا بھر میں اسلام دشمنی میں اکٹھی ہو چکی ہیں۔

امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا سے آنے والے مندوبین جو کل ختم ہونے والے جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے آئے تھے ان کی موجودگی میں امام جماعت احمدیہ نے لاہور اور لائل پور کے صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت میں بتایا کہ اسلام دشمن طاقتیں مل کر دنیا بھر میں مسلمانوں کو تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں جبکہ مسلمان متحد ہو کر دشمن سے لڑنے کی بجائے آپس میں چھوٹے چھوٹے مذہبی مسائل پر لڑ رہے

ہیں معمولی معمولی مسائل پر اختلافات نے انہیں اس حد تک ایک دوسرے سے جدا جدا اور دگرگوں کر دیا ہے کہ اسرائیل جیسا چھوٹا ملک آج مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ بن کر سامنے آ چکا ہے۔

امام جماعت احمدیہ نے واضح کیا کہ تمام مسلمان فرقے اسلام کے بنیادی مسائل مثلاً توحید، قرآنی تعلیمات، ختم نبوت، نماز، حج، کلمہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ ان کے اختلافات معمولی نوعیت کے ہیں اور ایسے معمولی اختلافات پر امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ جیسے اسلام کے بڑے بڑے ائمہ بھی اعتراض نہ کیا کرتے تھے اور انہیں برداشت کرتے تھے۔

آپ نے مزید بتایا کہ اُن کی جماعت ملک کی عملی سیاست میں حصہ لینے کے خلاف ہے اگرچہ جماعت کے افراد انفرادی حیثیت میں کسی سیاسی نظریہ کو اختیار کر کے کسی جماعت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ جماعت کا اصل کام تبلیغ کے ذریعہ اسلام کی وسعت اور اشاعت ہے اس کام میں انہیں دنیا کے تمام براعظموں میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

ایک اور میلی رپورٹ کے مطابق امام جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلام کی وسیع تر اشاعت کے لئے آٹھ نکات پر مشتمل ایک منصوبہ کا اعلان جماعت کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کے اختتامی اجلاس میں کیا گیا ہے۔" (اے۔پی۔پی/پی پی آئی)

(۵)

روزنامہ سیاست کا بیان

"یورپ میں لوگ عیسائیت سے برگشتہ ہو کر اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں"

روزنامہ "سیاست" لاہور نے عنوان بالا قائم کر کے اے پی پی کے حوالے سے یہ خبر شائع کی:-

"لائل پور ۲۹ دسمبر (اے۔پی۔پی) دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے نمائندوں نے انجمن احمدیہ ربوہ کے سالانہ اجلاس کے بعد بتایا کہ ان کے ملکوں کے غیر مسلم بڑی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں کیونکہ اسلام انہیں روحانی اور ذہنی سکون عطا کرتا ہے۔ ڈنمارک، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، مغربی جرمنی، یوگوسلاویہ، امریکہ، ملائشیا، نائیجیریا، انڈونیشیا، کینیا، گھانا اور سیرالیون سے آئے ہوئے ان نمائندوں نے ربوہ میں لاہور اور لائلپور کے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یورپ میں بالخصوص مادی ترقی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی برائیوں اور نظریاتی تضادات کے باعث لوگ بہت بڑی تعداد میں عیسائیت سے برگشتہ ہو کر اسلام کے دامن میں پناہ لے رہے ہیں کیونکہ اسلام انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔"

نوٹ:- روزنامہ سیاست میں اسی روز

ایک اور خبر لیبیا کے سربراہ کرنل قذافی کے بارے میں شائع ہوئی ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی پریس کانفرنس میں امریکی وفد کے مندوب مسٹر رشید احمد نے وہ بات بیان کی اور نہ ہی وہ خبر پریس کانفرنس میں شریک دیگر صحافی نمائندگان میں سے کسی نے اپنے اخبار میں شائع کی۔

(۸)

روزنامہ مغربی پاکستان کی رپورٹ

"فقہی اختلافات کی بنا پر کلمہ گوؤں کی تکفیر امت میں انتشار پھیلانے کے مترادف ہے"

"موجودہ دور میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے اتحاد کی ضرورت بہت بڑھ گئی ہے"

"جماعت احمدیہ کبھی بھی کسی ملک کی سیاست میں حصہ نہیں لے گی"۔

——— حافظ مرزا ناصر احمد"

روزنامہ مغربی پاکستان لاہور نے مندرجہ بالا عنوانات قائم کر کے تفصیل سے یہ خبر شائع کی :-

"ربوہ ۲۹ر دسمبر (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ کے سربراہ حافظ مرزا ناصر احمد نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ احمدیہ جماعت کبھی کسی ملک کی سیاست میں حصہ نہیں لے گی کیونکہ ان کی جماعت تبلیغی اور مذہبی جماعت ہے۔ اس کی شاخیں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ایک عام تحریک کی حیثیت سے وہ صرف تبلیغی فرائض ہی ادا کرتی رہے گی اور سیاست سے کوئی سروکار نہیں رکھے گی مرزا ناصر احمد نے آج سہ پہر ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۱ویں سالانہ جلسے کے اختتام پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ اس وقت اتحاد بین المسلمین کی جتنی ضرورت ہے اتنی پہلے کبھی نہ تھی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ سوادِ اعظم میں فقہی اختلافات روزِ اوّل سے چلے آ رہے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ نے متعدد مسائل پر ایک دوسرے سے اختلاف کیا۔ حضرت امام اعظمؒ کے دو جیّد شاگردوں میں بعض مسائل پر اختلافات پائے جاتے ہیں۔ بعض غیر ضروری مسائل پر فقہی اختلافات کو بنیاد بنا کر کلمہ گو مسلمانوں کی تکفیر کرنا امت میں افتراق و انتشار پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

انہوں نے سالانہ جلسے میں اپنی اس پیشکش کو دہرایا جس میں ان تمام فرقوں کو جو خدا کی وحدانیت، قرآن، سنّت، ختمِ نبوت اور کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتے ہیں اپیل کی گئی ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی اور قوت کے لئے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام فرقوں میں اتحاد کے لئے رواداری اور برداشت کے جذبات کو فروغ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ اتحاد ہمیشہ رواداری اور برداشت کی فضا میں پروان چڑھتا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے دعویٰ کیا کہ اگر مسلمانوں کے تمام فرقے اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر متحد ہو جائیں تو دنیا میں مسلمانوں کا وقار دوبارہ بلند و بالا ہو سکتا ہے مسلمانوں کو

آئندہ پچیس برسوں میں تمام اقوام عالم پر غلبہ حاصل ہونا شروع ہو جائے گا اور انشاء اللہ ایک صدی کے اختتام تک پوری دنیا میں مسلمان غالب ہوں گے۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ اخباری نمائندوں کی غیر رسمی گفتگو میں امریکہ، یورپ، افریقہ اور ایشیا کے چودہ ملکوں کے نومسلم احمدی مندوبین بھی شریک تھے۔ قبل ازیں جماعت احمدیہ کی تحریک جدید کے سربراہ مرزا مبارک احمد نے قومی پریس سے اپیل کی کہ وہ اسلام کے اتحاد کے لئے اپنے فرائض ادا کرے۔ اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے بلایا تو احمدیہ جماعت بخوشی شرکت کرے گی۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ پوری دنیا اسلام کے خلاف متحد ہو رہی ہے لیکن خود مسلمان انتشار کا شکار ہو رہے ہیں اور ایک دوسرے کی تکفیر پر اپنی صلاحیتیں صرف کر رہے ہیں۔ پریس کانفرنس کے بعد صحافیوں کو جماعت کے مختلف شعبے دکھائے گئے۔ ناظر دعوت و ارشاد جماعت احمدیہ ربوہ مولانا عبدالمالک خان نے ربوہ آنے پر صحافیوں کا شکریہ ادا کیا اور انہیں بڑی گرمجوشی کے ساتھ رخصت کیا۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ روزنامہ مغربی پاکستان لاہور نے مذکورہ بالا تفصیلی خبر مورخہ ۳۰ دسمبر کو ڈاک ایڈیشن میں بھی شائع کی ہے۔

ربوہ کی نہایت کامیاب پریس کانفرنس کے سلسلہ میں ملکی اخبارات میں تفصیل سے خبروں اور تصاویر کی اشاعت پر بعض تنگ نظر صحافیوں نے اس کے خلاف اداریے سپرد قلم کئے۔ ایسے اداریوں کے اقتباسات بھی قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں:۔

(۹)

"قادیانی سربراہ کی پریس کانفرنس"

جماعت اسلامی کے ہفت روزہ ترجمان "ایشیا" لاہور نے عنوان بالا کے تحت یہ اداریہ لکھا:۔

"ہمارے اندازے کے مطابق یہ پریس کانفرنس درحقیقت قادیانی گروہ کی کونپل پھوٹنے کی ایک علامت ہے اور یہ کہ اس فتنے کا پودا تہ خاک سے نکل کر اتنا بلند ہو چکا ہے کہ اب اسے کسی حجاب کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ربوہ کے موجودہ سالانہ جلسہ کے انتظامات کے بارے میں ہمیں جو خبریں جستہ جستہ ملی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی گروہ اب پاکستان کے اندر اپنے نفوذ کو مستحکم کر کے نئی پیش رفت کا قدم اٹھا رہا ہے۔

قادیانی گروہ کے سربراہ نے اخباری نمائندوں کے سامنے اپنی جماعت کو تبلیغی اور غیر سیاسی جماعت کی حیثیت سے پیش کیا ہے حالانکہ یہ جماعت اب خطرناک حد تک سیاسی وزن بن چکا ہے۔ انہوں نے بڑی معصومیت سے

دو نکات پر زور دیا۔ ایک یہ کہ اس وقت اسلام دشمنی میں اندھی دنیا کے سامنے اسلام کو پیش کرنے کے لئے ضرورت تھی کہ مسلمان متحد ہوتے لیکن افسوس کہ مسلمان فروعی اختلافات میں اُلجھے ہوئے ہیں اور اپنے اصل مقصد سے غافل ہیں۔ اس نکتے سے مراد آپ کی یہ ہے کہ قادیانی حقیقت میں ملتِ مسلمہ ہی کا ایک حصہ ہیں ان کے اختلافات کی نوعیت ایسی ہی ہے جیسے کہ حنفی، شافعی یا مالکی کے اختلافات ہیں۔

دوسرا نکتہ تبلیغ آپ کا یہ تھا کہ جماعت احمدیہ ایک غیر سیاسی تبلیغی تنظیم ہے جس کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں اسلئے اس سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے . . . .

ربوہ کی جماعت کے سربراہ کا یہ کہنا درست ہے کہ وہ فی الوقت ایک سیاسی تنظیم نہیں ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ اس کے کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں۔ انتخابات عام ۱۹۷۰ء میں وہ ایک سیاسی وزن بن کر اُبھر چکی ہے اور اس نے اپنی سیاسی چالوں کے ذریعہ مسلمان قوم کے ایوانِ نمائندگان میں بعض معلومات کے مطابق کم از کم گیارہ افراد داخل کر چکے ہیں۔ یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے . . . .

مرزا ناصر احمد کی پریس کانفرنس قادیانیوں کی سیاسی قوت کی ایک بہت بڑی علامت ہے . . . . . کیا ہماری قوم کے باشعور طبقات اس پریس کانفرنس پر اس پہلو سے غور کریں گے ؟ "

(۱۰)

شورش صاحب کا بیان

ہفت روزہ چٹان لاہور نے مؤرخہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۴ء میں "مرزا ناصر احمد کی پریس کانفرنس" کے عنوان کے تحت اداریہ میں لکھا :-

"ربوہ کے بانی کمان نے ایک پریس کانفرنس میں دلاسا دیا ہے کہ وہ وحدتِ عالمِ اسلامی کے لئے کام کر رہے ہیں اور انہی کی کوششوں سے پاکستان کے تعلقات کئی ممالک سے بہتر ہوئے ہیں . . . . "

مدیر چٹان نے اسی شمارہ کے شروع میں "تعزیت" کے عنوان سے ایک نظم لکھی ہے جس کا آخری شعر قابلِ ذکر ہے جو یہ ہے ؎

پسِ دیوارِ زنداں کھیلتا تھا
وہ شورش ؟ مر چکا ہے مر گیا ہے "

(۱۱)

اخبار اہلحدیث کی انتہائی غلط بیانی

ملکی اخبارات اور رسائل میں شائع شدہ ان تفصیلی خبروں اور تبصروں سے ہر شخص بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ ربوہ کی پریس کانفرنس خدا تعالیٰ کے فضل

سے نہایت درجہ کامیاب رہی لیکن مذہب کے نام پہ جھوٹ بولنے والے مدیر اہلحدیث لکھتے ہیں کہ:-

"اُمتِ مرزائیہ کے سالانہ جلسہ ربوہ کے موقعہ پہ اسال پریس کانفرنس کا تجربہ بری طرح ناکام رہا۔ پریس نمائندگان جو وزارتِ اطلاعات کے کسی افسر کے خاص دباؤ کے تحت ربوہ تو چلے گئے تھے لیکن انہوں نے اپنے مخاطبین سے ختم نبوت اور صداقتِ مرزا کے بارے میں ایسے ایسے اہم اور علمی سوالات کئے کہ انہیں جان چھڑانا مشکل ہوگئی۔ بالآخر مرزا ناصر احمد کو بنفسِ نفیس آنا پڑا لیکن وہ بھی سوائے بیچ بچاؤ کا پارٹ ادا کرنے کے کچھ نہ کرسکے۔

اِس ناکام پریس کانفرنس کے بعد نمائندگان نے متفقہ فیصلہ کیا کہ مذکورہ کارروائی کا ایک حرف بھی کسی روزنامہ میں نہیں آسکے گا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ہم اس اقدام پر ایسے صحافی برادران کو مبارکباد عرض کرتے ہیں اور ان سے توقع رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی وہ مرزائیوں کے ایسے ہتھکنڈوں کو ناکام بناتے رہیں گے۔"

(اہلحدیث لاہور ۱۸ر جنوری ۷۴ء)

ہماری تو یہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاند مخالفین کی آنکھیں کھولے اور انہیں اعترافِ حق کی توفیق بخشے اللّٰھم آمین۔

ختم الرُّسُل

(جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے سرگودھا)

وہ ہیں حق کے محبوب و خیر الرُّسُل
ہیں دیگر فقط جُزو اِک وہ ہیں کُل
گلستاں میں کھلتے رہے رنگ رنگ
نہیں اس گلستاں میں اُن جیسا گُل
ہوئے سب کمالات اُن پر تمام
وہ انسانِ کامل ہیں فخرُ الرُّسُل
مٹیں ظلمتیں اُن کی آمد سے سب
گئے سب معارف کے دروازے کھل
محبت ہو جس دل میں اس نُور کی
مٹے گندگی اس کی جائے وہ دُھل
اطاعت سے ان کی نبوت ملے
محمّد ہیں لاریب ختم الرُّسُل
اُنہیں کی بدولت ہوا بیڑا پار
وہی ایک کشتی وہی ایک پُل
وہ آقا ہیں میرے مجھے فخر ہے
نہ جانے مچاتے ہیں کیوں غیر غُل

فریق لاہور کے بھائیوں سے خطاب

ہمارا موجودہ مسلک

غیر مبائعین پر اتمام حجت کر دینے کے بعد جماعت احمدیہ کا موجودہ مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں اپنے جرائد و رسائل میں لکھنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے اس رویّہ کے باوجود مدیر پیغام صلح، خود جناب امیر غیر مبائعین اور ان کے بعض نامہ نگار بلا وجہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ جس مزعومہ "فائدہ" کے لئے وہ یہ روش اختیار کرتے ہیں وہ فائدہ بھی انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ کیا ہمارے فریق لاہور کے ان بھائیوں میں صاحبانِ رُشد نہیں جو سوچیں کہ ان کی بہتری اسی میں ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معاندانہ رویّہ ترک کر دیں؟

فلسطین میں تبلیغی مرکز اور امیر غیر مبائعین

سب جانتے ہیں کہ جس طرح اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے تبشیری مراکز قائم کر رکھے ہیں اسی طرح اس نے قریباً نصف صدی پیشتر ارضِ فلسطین میں بھی ایک تبلیغی مشن قائم کیا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اسرائیل نہیں بنا تھا۔

اسی زمانہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور مضمون "اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ" کے ذریعہ دنیائے اسلام کو توجہ دلائی تھی کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر فلسطین کو اسرائیل بننے سے بچانا چاہیئے اور اس کی راہ یہ ہے کہ غریب اور قلاش عربوں کی زمینیں یہودیوں کے بجائے اصحاب ثروت مسلمانوں کو خود خرید لینی چاہئیں مگر افسوس کہ مسلمان حکمرانوں اور امراء نے اس طرف توجہ نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیلیوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر اسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کی منظم شاخ موجود ہے۔ اس جماعت میں عیسائیوں، یہودیوں اور دوسرے فرقوں سے بھی لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اس جماعت کا اپنا پریس اور اپنا رسالہ ہے، اپنا مدرسہ ہے اور مقامی جماعت اپنے چندوں سے وہاں پر اسلام کی تبلیغ کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ عبرانی، انگریزی اور عربی میں یہود کو بھی دعوتِ اسلام دی جا رہی ہے۔ جس طرح اسرائیل میں تین لاکھ سے زیادہ دوسرے فرقوں کے مسلمان بستے ہیں۔ ان کے اپنے محکمے قضا و افتاء کے موجود ہیں اور ان کے قاضی شرعی مسلمانوں کے فیصلے کرتے ہیں ویسے ہی وہاں کی احمدی جماعت اپنے خرچ سے اس علاقہ میں اپنے دینی تبلیغی کام میں مصروف ہے۔

سیاست زدہ احراریوں نے قرآنی دلائل میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ سے عاجز آ کر یہ جھوٹا شور مچا رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ اسرائیلیوں کی آلۂ کار ہے۔ ہماری

طرف سے بارہا مدلّل طور پر اور حلفیہ بیانات کے ذریعہ اس کی تردید ہو چکی ہے مگر بعض اخبار نویس اس شرانگیزی کو ترک کرنے پر تیار نہیں (اللہ تعالیٰ ہی انہیں ہدایت بخشے)۔

مودودی جماعت کے ہفت روزہ ایشیا نے ذکر کیا ہے کہ "قادیانیوں کی لاہوری جماعت کے سربراہ (مولوی صدرالدین صاحب) نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ :-

"اسرائیل میں قادیانی جماعت ربوہ کے زیر اہتمام ایک مشن کام کر رہا ہے اور لاہوری جماعت کا اس میں عمل دخل نہیں۔"

جناب مولوی صدرالدین صاحب کے اس بیان پر مدیر ایشیا نے لکھا ہے کہ :-

"جہاں تک قادیانی جماعت ربوہ اور لاہوری جماعت کا تعلق ہے ہم دونوں میں کوئی فرق محسوس نہیں کرتے۔"

(ایشیا لاہور ۳ر فروری ۱۹۷۴ء)

کیا ہمارے غیر مبائع بھائی اب بھی عبرت حاصل نہ کریں گے؟

پیغامِ صلح کے ایک استفسار کا جواب

پیغامِ صلح کے ایک نامہ نگار مولوی محمد صالح صاحب نور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت ذیل نقل کی ہے :-

"خدا تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس اُمت کے لئے اور ایسی ہتک اور کسرِ شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیل کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا تختہ ہی الٹ دیوے حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔"

اور پھر ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ "خدا تعالیٰ کے اس فرمان کی **نشان دہی کریں** جہاں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔" (پیغام صلح ۲۳ر جنوری)

جواباً گزارش ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس فرمانِ خداوندی کی نشان دہی فرما دی ہے ہمیں اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں حضور تحریر فرماتے ہیں :-

(الف) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد براہِ راست فیوضِ نبوت منقطع ہو گئے اور اب کمالِ نبوت صرف اسی شخص کو ملیگا جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مُہر رکھتا ہوگا اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا ... ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہِ راست مقامِ نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغِ نبوتِ محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔" (ریویو بر مباحثہ ص۶)

(ب) "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔" (تجلیاتِ الٰہیہ ص۲۵)

پس پیغامِ صلح میں مندرجہ عبارت میں جس رسول کے نہ آسکنے کا ذکر ہے وہ شریعت لانیوالا اور مستقل ہے۔ ایسے رسول کا آنا وعدہ خداوندی یعنی آیت خاتم النبیین کے خلاف ہے البتہ اس آیت سے بغیر شریعت کے اُمتی نبی کا آنا ثابت ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریح ہے جس کا ماننا سب احمدیوں کا فرض ہے۔

فریق لاہور کے بھائیوں سے خطاب

ہمارا موجودہ مسلک

غیر مبایعین پر اتمام حجت کر دینے کے بعد جماعت احمدیہ کا موجودہ مسلک یہ ہے کہ ان کے بارے میں اپنے جرائد و رسائل میں لکھنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے ہمارے اس رویہ کے باوجود مدیر پیغام صلح، خود جناب امیر غیر مبایعین اور ان کے بعض نامہ نگار بلا وجہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ جس مزعومہ "فائدہ" کے لئے وہ یہ روش اختیار کرتے ہیں وہ فائدہ بھی انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ کیا ہمارے فریق لاہور کے ان بھائیوں میں صاحبانِ رشد نہیں جو سوچیں کہ ان کی بہتری اسی میں ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معاندانہ رویہ ترک کر دیں؟

فلسطین میں تبلیغی مرکز اور امیر غیر مبایعین

سب جانتے ہیں کہ جس طرح اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ نے تبلیغ اسلام کے لئے تبشیری مراکز قائم کر رکھے ہیں اسی طرح اس نے قریباً نصف صدی پیشتر ارضِ فلسطین میں بھی ایک تبلیغی مشن قائم کیا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اسرائیل نہیں بنا تھا۔

اسی زمانہ میں امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ نے اپنے مشہور مضمون اَلْکُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ کے ذریعہ دنیائے اسلام کو توجہ دلائی تھی کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر فلسطین کو اسرائیل بننے سے بچانا چاہیئے اور اس کی راہ یہ ہے کہ غریب اور قلاش عربوں کی زمینیں یہودیوں کے بجائے اصحابِ ثروت مسلمانوں کو خود خرید لینی چاہئیں مگر افسوس کہ مسلمان حکمرانوں اور امراء نے اس طرف توجہ نہ کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیلیوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر اسلام کے پیغام کو پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کی منظم شاخ موجود ہے۔ اس جماعت میں عیسائیوں، یہودیوں اور دوسرے فرقوں سے بھی لوگ شامل ہوئے ہیں۔ اس جماعت کا اپنا پریس اور اپنا رسالہ ہے، اپنا مدرسہ ہے اور مقامی جماعت اپنے چندوں سے وہاں پر اسلام کی تبلیغ کے کام کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ عبرانی، انگریزی اور عربی میں یہود کو بھی دعوتِ اسلام دی جا رہی ہے جس طرح اسرائیل میں تین لاکھ سے زیادہ دوسرے فرقوں کے مسلمان بستے ہیں۔ ان کے اپنے محکمے قضا و افتاء کے موجود ہیں اور ان کے قاضی شرعی مسلمانوں کے فیصلے کرتے ہیں ویسے ہی وہاں کی احمدی جماعت اپنے خرچ سے اس علاقہ میں اپنے دینی تبلیغی کام میں مصروف ہے۔

سیاست زدہ احراریوں نے قرآنی دلائل میں جماعت احمدیہ کے مقابلہ سے عاجز آ کر یہ جھوٹا شور مچا رکھا ہے کہ جماعت احمدیہ اسرائیلیوں کی آلۂ کار ہے۔ ہماری

ایک مکتوب

مسئلۂ قتلِ مُرتد کے متعلق
مولانا غلام رسول صاحب مہر کے عقیدہ میں تبدیلی

مدیر محترم!　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(قتلِ مرتد کے سلسلہ میں جسٹس ایس۔ اے رحمٰن کی کتاب پر پچھلے دنوں ملک کے پڑھے لکھے طبقہ میں بہت بحث چلی۔ اسی موضوع پر ۱۹۲۴ء ۲۵ء کے لگ بھگ بھی ملک کے جرائد میں بہت بحث ہوتی رہی ہے یہی وہ زمانہ ہے جب کابل میں امیر امان اللہ خان کے حکم سے حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہیدؓ کو ۱۹۲۴ء میں، قاری نور علی صاحبؓ اور مولوی عبدالحلیم صاحبؓ کو ۱۹۲۵ء میں مرتد قرار دے کر شہید کر دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے غیر احمدی علمی طبقہ میں اس پر موافقت اور مخالفت میں بہت کچھ کہا گیا مگر وہ ایسا زمانہ تھا کہ لوگ دلائل کے سمجھ آجانے کے بعد بڑی خوشی سے اپنی رائے پر نظر ثانی کرنے پر تیار ہو جاتے تھے۔ اس بارے میں ایک قیمتی حوالہ پیش خدمت ہے۔

"(مسئلہ قتلِ مرتد

۱۹۲۴-۲۵ء کا ایک ہنگامہ یاد آیا (شاید) افغانستان میں دو قادیانیوں کے قتل کی بنا پر مسئلہ قتلِ مرتد کی بحث چھڑ گئی۔ چھوٹے چھوٹے حلقہ ہائے بحث کے علاوہ دو بڑے اور ملک گیر حلقے قائم ہو گئے۔ دونوں طرف سے دو پہلوان خم ٹھونک کر میدان میں آگئے۔ "ہمدرد" کا مسلک تھا کہ قتلِ مرتد ناجائز ہے لیکن "زمیندار" قتلِ مرتد کے وجوب میں دلائل فراہم کر رہا تھا۔ ادھر محمد علی خود بڑے بسیط اداریے لکھ رہے تھے۔ ادھر ایڈیٹر کے پردے میں مولانا غلام رسول مہر اپنی جوانی اور مذہبیت کا جوش دکھا رہے تھے۔ اس بحث نے کافی طول اختیار کیا۔ میں دلچسپی سے دونوں حریفوں کے دلائل پڑھتا تھا اور دل ہی دل میں محمد علی کے حلقۂ عقیدت میں شامل ہو رہا تھا۔ مہر صاحب کے پُر مغز، پُر معلومات اور حوالوں سے پُر مقالے مجھ پر کچھ اثر نہ کرتے تھے۔ قرآن کریم کی ایک آیت جو محمد علی کی دست آویز تھی ایک طرف اور فقہاء کے رنگا رنگ اختلافات و تضادات کی معرکہ آرائیاں دوسری طرف ـــــ آخر اللہ ہی کو اللہ ماننا پڑے گا۔ چنانچہ پچھلے دنوں میرے سامنے ایک خاص صحبت میں مولانا مہر صاحب نے خود بھی اپنے تبدیلیٔ موقف کا اعتراف کر لیا۔ میں اس کو ان کی بندگی اور سلیم الطبعی سمجھتا ہوں۔" (مضمون "محمد علی کی ضد" از عرشی امرتسری منقول از علی برادران مرتبہ سید رئیس احمد جعفری ندوی ص۱۵ شائع کردہ محمد علی اکیڈمی ـــــ بساطِ ادب لاہور بسلسلہ جوہر اسپیشل سیریز)

خاکسار۔ سمیع اللہ ابن محمد عبداللہ قریشی بی۔اے
آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

خوشگوار ماحول میں مستعد سروس
ہم اس اعلان میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ
قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ
ایرکنڈیشنڈ میں
مٹن لیگ MUTTON LEG
چکن تکہ CHIKEN TIKKA
اس کے علاوہ
دیگر دیسی کھانے بھی اصلی دیسی گھی میں تیار ہوتے ہیں!
قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (ایرکنڈیشنڈ)
کچہری روڈ۔ کراچی
فون :- ۲۳۰۲۷۹

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی بہترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
ربوہ — ٹنڈو محمد خان — گوجرانوالہ

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور
کو
یاد رکھیں

ہر قسم کی پیچیدہ اور دیرینہ امراض
مثلاً مالیخولیا۔ جنون۔ مراق۔ مرگی۔ ہسٹیریا۔
خارش۔ دھدر۔ چنبل۔ بالچر۔ گنج۔ ذیابیطس۔
کمزوری اعصاب۔ دائمی قبض۔ دمہ۔ گرمی مثانہ
اور
دیگر مخصوصہ امراض کے سو فیصدی کامیاب علاج
اور
مشورہ کے لئے لکھیں
دواخانہ حکیم عبدالعزیز
چک چھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ

الفردوس

انار کلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵۔ انار کلی۔ لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، ضعفِ بصارت وغیرہ
امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ سال
سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی بہترین تجویز۔ جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ
پیش کی جا رہی ہے۔
اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا، پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہوجانا، یا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا یا لاغر ہونا
ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳

قابلِ قدر اور مفید کتابیں

{ ہمارے ہاں حسب ذیل نایاب کتب مل سکتی ہیں۔ خرچ ڈاک علیحدہ ہوگا۔ جو کتب آپ کا آرڈر ملنے سے قبل فروخت ہو چکی ہوں اس بارے میں معذرت کر دی جائے گی۔ }

	قیمت
۱۔ الفَرْقُ بَیْنَ المِفَرَّق و بیان الفرقة الناجية منهم تصنیف علّامہ عبد القاهر البغدادی	۲۱۰/- روپے
۲۔ مناقب الامام احمد بن حنبل تصنیف ابن الجوزی	۱۲۵/- روپے
۳۔ طبقات الشافعية تصنیف ابن هداية الله الحسینی	۱۰۰/- روپے
۴۔ جواهر القرآن تصنیف امام غزالی	۴۰/- روپے
۵۔ شمس العرب تسطع علی الغرب تصنیف هونکه (ایک جرمن مستشرقہ کی عربوں کی علمی خدمات اور کارناموں پر تحقیق کا جرمن زبان سے عربی ترجمہ)	۸۰/- روپے
۶۔ جائزہ نوبل للآداب دراسة عن أدباء الفائزین	۵۰/- روپے
۷۔ الجامع الصحيح (صحیح مسلم)	۵۰۰/- روپے
۸۔ المحلّٰی ابن حزم اجزاء ۸ مجلّدات	۱۵۰۰/- روپے
۹۔ شفاء السقام فی زيارة خير الأنام (فی الرد علی ابن تیمیة)	۴۰/- روپے
۱۰۔ رسالة الملائكة ابو العلاءُ المعری	۱۵۰/- روپے
۱۱۔ تنزيه القرآن عن المطاعن تصنیف قاضی القضاة عبد الجبار بن احمد	۱۰۰/- روپے
۱۲۔ رياض الصالحین	۴۰/- روپے
۱۳۔ الفقه علی المذاهب الاربعة	۲۵۰/- روپے
۱۴۔ الصيهونية والنازية	۵۰/- روپے
۱۵۔ صراعنا مع اسرائیل	۵۰/- روپے

ملنے کا پتہ:۔ انڈو اورنٹیل سنٹر پی۔ او بکس ۶۷۶۔ زیوریخ ۲۲۔ سوئٹزرلینڈ

INDO ORIENTAL CENTRE P.O. BOX 676 CH 8022 ZUERICH SWITZERLAND

(طابع و ناشر:۔ ابوالعطاء جالندھری پرنٹر و پبلشر ۔ سید عبدالحی مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:۔ دفتر الفرقان ربوہ)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
HOT KETCHUP
Peach Jam
Shezan
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly **AL-FURQN** *Rabwah*

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner:

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Title printed at Nusrat Art Press, Rabwah.